جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ

خواجہ محمد اکبر وارثی کا اصلی

میلادِ اکبر

خواجہ محمد اکبر وارثی

گوہر بک ایجنسی
اردو بازار
لاہور

قیمت:- 25/-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اصلی میلاد شریف اکبر وارثی واضافہ نعتیہ کلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کس سے توحیدِ کبریا ہو رقم — سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
فرش سے تا بہ عالمِ بالا — غُل ہے سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی
روح قالب میں ڈالنے والا — دامِ غم سے نکالنے والا
جنگلوں میں وہ بےکسوں کا رفیق — مشکلوں میں وہ بے بسوں کا شفیق
غمزدوں کا ولی غریب کا یار — سب کا بگڑی اڑی میں کھیونہار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی — بھیجا اس نے محمدِؐ عربی
نُورِ حق سے ہوا جہاں معمور — ظلمتِ کُفر ہو گئی کافور
رشتۂ عشق حق نے جوڑ دیا — کلمہ پڑھ کے بتوں کو توڑ دیا
ڈنکا رحمت کے شامیانے میں — دین پھیلا دیا زمانے میں
آگئے راہ پر جو تھے گمراہ — پڑھ لیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
واہ آنِ محمدِؐ عربی — واہ شانِ محمدِؐ عربی
اس کی محفل کی دھوم دھام ہے آج — کیا فرشتوں کا اژدحام ہے آج

پڑھتے صَلِّ عَلیٰ یہاں آؤ — شربتِ وصل نوش فرماؤ
بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ — دل لگاؤ شہِ عرب کے ساتھ

جہاں اکبر درود ہوتا ہے
رحمتوں کا ورود ہوتا ہے

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلوم وجہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اگر تمام جہان کے دریاؤں کی روشنائی بن جائے اور دُنیا بھر کے درختوں کے قلم تراشے جائیں اور اللہ پاک کی حمد وثنا لکھنا چاہیں تو یہ سب سامان روشنائی وغیرہ ختم ہو جائیں۔ بلکہ اگر اتنے ہی دریا اس روشنائی کی مدد کے لئے اور لائے جائیں تو بھی ختم ہوتے جائیں۔ لیکن اللہ پاک کی حمد وثنا ہرگز نہیں لکھی جاسکتی اور میرے اس دعوے کے ثبوت میں یہ شہادت کافی ہے کہ اللہ اپنے حبیب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود ارشاد فرماتا ہے کہ جتنے یہ ہماری حمد وثنا لکھنے والے ہیں ان سے کہہ دو قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ؕ اتنی تو اعلیٰ شان اور اس پر یہ قُرب اور یہ احسان کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ؕ ہم تو تمہاری رگِ گلو سے بھی نزدیک تر ہیں۔ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ۔ اب کیا تلاش کریں اور کہاں ڈھونڈنے جائیں ؎

غزل

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سُو، تری شان جلّ جلالہٗ
تُو ملا قریبِ رگِ گلُو، تری شان جلّ جلالہٗ
تری یاد میں ہے کلی کلی، ہے چمن چمن میں ھُوَالعَلِی
تُو بسا ہے پھُول میں ہُو بہُو، تری شان جلّ جلالہٗ
تری جُستجُو میں ہے فاختہ، کہ کہاں تُو جلوہ دکھائے گا
اُسے وِردِ کُو کُو ہے کُو بکُو، تری شان جلّ جلالہٗ
گرے قطرے ابر سے خاک پر، تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جُو، تری شان جلّ جلالہٗ
ترا رنگ لعل وگہر میں ہے، ترا نُور شمس وقمر میں ہے
تری شان عمّ نوالہٗ، تری شان جلّ جلالہٗ
ترے حکم سے جو ہوا چلی، تو چٹک کے بولی کلی کلی

ہے کریم تُو، ہے رحیم تُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے، تری پتّے پتّے میں حمد ہے
ترا غُنچے غُنچے میں رنگ و بُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ دونو جہاں میں ہے، ترا نُور کون و مکاں میں ہے
یہاں تُوہی تُو وہاں تُوہی تُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے دُعائے اکبرِ ناتواں، نہ تھمے قلم نہ رُکے زباں
مَیں لکھوں پڑھوں یہی با وضو، تری شان جلّ جلالہٗ

هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ ۔ یعنی اوّل بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے۔

غزل

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالُو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے

کرو اللہ ہی اللہ دم بہ دم، اللہ خوش ہوگا
وہاں رحمت برستی ہے جہاں، اللہ ہی اللہ ہے

گزرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سُن لو اذاں، اللہ ہی اللہ ہے

الف جڑ لام شاخیں ہ ثمر تشدید گُل مد سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں، اللہ ہی اللہ ہے

ہیں آٹھ اللہ دست و پائے انگشت میانہ سے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو اُنگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے

جو گوش ہوش ہوں اکبر چمن ہیں سرو پر سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں، اللہ ہی اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی

کے لئے مامور فرمایا۔ جن کی ہدایت کے پرتو نے ہم کو سیدھی راہ سمجھائی جن کی رسالت کے جلووں نے ہمارے دل کے فانوسوں میں معرفت کی شمع چمکائی۔ جس کی روشنی میں ہم نے اپنے آپ کو فانی اور اس کو باقی جانا۔ جس کے اُجالے میں ہم نے اپنے آپ کو بندہ اور اس کو معبود پہچانا۔ جن کی دُعاؤں کے صلے میں ایک نعمتِ عظمیٰ ہمارے ہاتھ آئی۔ جن کی خوشخبری کے نتیجے میں ایک دولتِ بے زوال ہم نے پائی۔ وہ نعمتِ عظمیٰ کہ جس کے صدقہ میں نورِ ایمان سے نہال اور دولتِ بے زوال کہ جس کی بدولت متاعِ دین و اسلام سے مالامال ہوگئے۔ وہ کون؟ باعثِ دو کون بے یاروں کا یار، بے مددگاروں کا مددگار، بے وسیلوں کا وسیلہ بے بھروسوں کا بھروسہ، بے لبسوں کا لبس، بے کسوں کا کس، ٹوٹے دلوں کا سہارا، اللہ تعالیٰ کا پیارا جس نے ہم گنہگاروں کو نباہا۔ جس کو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے چاہا تمام رات یادِ الٰہی میں نہ سونے والا، ہم گنہگاروں کی خطاؤں پر زار زار رونے والا، دونوں جہاں کا مختار، مدینہ کا تاجدار، جس کی ہیبت سے شاہی قلعوں کے کنگرے گریں، جس کے اشاروں پر چاند سورج پھریں، جن کو فرشتے جھولا جھلائیں۔ جن کے در پہ جبرائیلؑ آئیں۔ سب حُور و ملک جن و بشر انہیں کا دم بھرتے ہیں۔ اکثر چرند و پرند شجر و حجر اُن کو سجدہ کرتے ہیں۔ کُل کائنات میں انہیں کا ڈنکا بجا ہے۔ اور بجے گا۔ شفاعت کا تاج انہیں کے سر پر سجا ہے اور سجے گا۔ بُرائی سے بھلائی اور بھلائی سے بُرائی کے یہی چھانٹنے والے، خدائی بھر کے سب ظاہری و باطنی خزانوں کے یہی بانٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ سے دلانے والے اور اللہ تعالیٰ عمّ نوالہٗ سے ملانے والے۔

غزل

خراب آئینوں پر جلا دینے والے
دِلوں کی کدورت مٹا دینے والے

اِدھر بھی کوئی ریزۂ خوانِ نعمت
خدائی کی دولت لٹا دینے والے

خدارا اِدھر بھی نگاہِ کرم ہو
جہنّم کو جنّت بنا دینے والے

سخی کچھ عطا ہو نواسوں کا صدقہ
صدا دے رہے ہیں صدا دینے والے

ملے کچھ کہ ہیں تیرے در کے بھکاری
فقیروں کو سلطاں بنا دینے والے

کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو
ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے

طلب تو کرو دین و دُنیا کی دولت
ہیں سب کو حبیبِ خدا دینے والے

مَیں عاصی ہوں مجھ پر بھی ہو چشمِ رحمت
گنہگاروں کو بخشوا دینے والے

اس اکبر کی بھی شرم محشر میں رکھنا
غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے

بروحِ محمد و آلِ محمد	درود و سلام اے خدا بھیج بے حد

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
اے خدا رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَ
صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں۔ دُور کرنے والے سختی اور وبا اور کال اور

الْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ
بیماری اور درد کے ، نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے بیچ لوح

وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ
اور قلم کے ۔ سردار ہیں عرب اور عجم کے ۔ جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن

فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
بیچ خانہ کعبہ اور حرم کے ۔ آفتاب چاشت کے ، ماہتاب اندھیری رات کے ، مسند نشین بلندی کے ، نور راہ راست کے

كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
پناہ مخلوق کے ، چراغ تاریکیوں کے ۔ نیک عادتوں کے بخشوانے والے ۔ امتوں کے صاحب بخشش

وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ
اور بزرگی ۔ اور اللہ نگہبان ہے ان کا اور جبرئیل خدمتگزار ہیں اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
سفر ہے ان کا ۔ اور سدرۃ المنتہیٰ (جو ساتویں آسمان پر ہے) مقام ہے ان کا اور قاب قوسین وصال الٰہی مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے سردار رسولوں کے ۔ ختم کرنے والے نبوت کے

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ
بخشوانے والے گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے ۔ رحمت واسطے عالموں کے موجب آرام عاشقوں کے

مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ
مراد مشتاقوں کے آفتاب خداشناسوں کے چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ
دوست رکھنے والے محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انس کے نبی مکہ معظمہ اور

الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے بیچ آخرت اور دنیا کے صاحب مرتبہ مقدار دو کمانوں کے معشوق

الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ
پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے نانا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے

اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ
کنیت ابو القاسم محمد بیٹے عبد اللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○
نور جمال آنحضرت کے درود بھیجو ان پر اور اولاد ان کی کے اور یاروں پر اور سلام بھیجو اور درود و سلام بھیجو

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

فضائلِ درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام ۔ اب اس سے زیادہ اور کون سی فضیلت ہوگی

کہ یہ خود خدا کا فعل ہے اور ہمارے لئے حکم ناطق ہے ایک تو تقلیدِ خدا دُوسرے تعمیلِ حکمِ خدا۔ جو شخص ایک بار درُود شریف پڑھے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں۔ دس گناہ دُھل جائیں دس نیکیاں اعمال نامے میں لکھی جائیں۔ دس مراتب بلند ہوں۔ اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ اللہ پاک جلّ شانہٗ اپنے پیارے محبوب حضرت احمدِ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شانِ عظمت و رفعتِ قدر و منزلت سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درُود بھیجتا ہوں، مَیں اپنے ملائکہ کے ساتھ اور مومنوں کو حُکم کرتا ہے۔ کہ تم بھی درُود بھیجو۔ اس سے کس قدر توقیر و تعظیم و اعزاز و تکریم رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کا پتہ ملتا ہے۔ نہ کسی نبی کے لئے ایسا حکم آیا نہ کسی فرشتے نے یہ اعزاز پایا۔ چاہیے کوئی بات بھُول جائے یا کوئی چیز کھوئی جائے تو درُود شریف پڑھے بات یاد آجائے گی اور گم شدہ چیز مل جائے گی گھر سے نکلنے کے وقت، سواری پر سوار ہونے کے وقت بازار جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں، خادم غلام کے بھاگ جانے میں اور ہر دُکھ درد میں وبائی امراض میں ہر قسم کے رنج و غم میں ہر طرح کی تکلیف و مصیبت میں آگ سے جل جانے یا پانی کے ڈوب جانے کے خوف میں بھُوک پیاس میں کوئی چیز اللہ سے مانگنے میں کھانا کھانے پانی پینے مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک ہوتے وقت کلام اللہ کے شروع میں اور ختم میں احادیث پڑھانے اور پڑھنے اور وہ علم جو شرعًا جائز ہو اس کے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعًا دیکھنی جائز ہو اور بھلی معلوم ہو، بُوئے گل و عطر و عمدہ خوشبو پر اور اعمال و وظائف کے اوّل و آخر میں، ہر نیک کام میں درُود شریف پڑھنا ہزاروں برکات و حسنات اور بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے۔

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
محبُوبِ کبریا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
قُربِ خدا ہو حاصل جنّت میں ہو وہ داخل
جنّت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا
اس کی نجات ہوگی رحمت بھی ساتھ ہوگی
جو دردِ لا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو

تعویذ ہر بلا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
کیا نقشِ خوشنما ہے صلّ علیٰ محمدؐ
جس نے لکھا پڑھا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
گر دل پہ لکھ لیا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
جو پڑھ کے مر گیا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
کیا نسخۂ شفا ہے صلّ علیٰ محمدؐ

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو
جانے بھی دے ارم کو رضواں نہ روک ہم کو

پڑھتے چلو روا ہے صلّ علیٰ محمدؐ
سینے پہ لکھ لیا ہے صلّ علیٰ محمدؐ

منزل کا ہے بھروسہ اکبر بغل میں توشہ
کیا خوب لے چلا ہے صلّ علیٰ محمدؐ

حکایت ۔ محمدؐ بن سعد بن مطرب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درُود شریف پڑھا کرتے تھے ۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمدؐ بن سعد جس مُنہ سے تُو درُود پڑھتا ہے ، میرے پاس لا کہ مَیں بوسہ لوں گا ۔ ان کو شرم آئی کہ ایسے پاک مُنہ کے سامنے ایسا گندہ مُنہ کس طرح لاؤں ۔ لیکن چونکہ حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے ناچار اپنا رُخسار سامنے کیا ۔ حضورؐ نے کمالِ محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرّف فرمایا ۔ جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبُو سے معطّر و معنبّر تھا ۔ اور آٹھ روز تک رُخسار و مکان اس کی خوشبُو سے مہکتا رہا ۔

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دِکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

ہمیں دامِ غم سے چھُڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمدؐ مصطفےٰ کہ جو سُوئے عرش عُلا گئے

یہ حلیمہؓ بھید کھُلا نہیں ، یہ مقام چُون و چرا نہیں
تو خدا سے پُوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے

کہیں حُسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وُہ پھُول میں
کہیں نُور بن کے رسُول میں وہ جمال اپنا دِکھا گئے

ہو درُود تم پہ ہزار بار مرے رہنما مرے ناخدا
مرا بار بیڑا لگا گئے ، مری ڈُوبی کشتی تِرا گئے

تری جھُوٹی کھُوٹی بچی کھُچی ، جو ملی تو اکبر [illegible]
وُہ بھرے نشے کی ترنگ [illegible] نہیں کہیں کی نما گئے

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درُود بھیجے صُبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اُسے ڈھونڈ لے گی ۞

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درُود شریف پڑھا اس کے اسّی برس کے گُناہ بخشے گئے ۞

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السّلام نے کہا کہ جو آپؐ پر درُود پڑھتا ہے۔ اُس پر ستّر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ وہ جنّتی ہو جاتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ یعنی جس کے سامنے میں ذِکر کیا جاؤں اور وہ درُود نہ پڑھے تو اس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ اور فرمایا وَشَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ یعنی بدبخت ہُوا وہ بندہ جس کے سامنے میں ذِکر کیا جاؤں اور نہ درُود بھیجے مجھ پر۔ غرضکہ اقوالِ صادقہ اور احادیثِ صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درُود و سلام دنیا میں وسیلۂ خیر و برکات اور عقبیٰ میں ذریعہ بخشش و نجات ہے۔ شفا دیتا ہے، بیماروں کو، اور چھڑا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو، اس کی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقّی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبّت کامل جناب رسُولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہو جاتی ہے۔ اور آپؐ کی محبّت اللہ پاک کی محبّت ہے بس یہی ایمان اور مدارِ اسلام ہے۔ شعر

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو
درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

مومن ہے جس نے ربط کیا ہے درُود کا	مدفن میں ہوگا اس کے اُجالا درُود کا
واللّیل جس کی زُلف ہے والشّمس جس کا رُخ	ہو ایسے چاند کے لئے ہالا درُود کا
دِل خانۂ خدا ہے اس کے لئے ضرور	کُنجی نبیؐ کے نام کی تالا درُود کا
ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مصطفٰےؐ کی دھوم	اس انجمن میں ہے یہ اُجالا درُود کا
لِکھ لِکھ کے جا بجا خطِ طُغرا سے دوستو	میرا کفن بنا دو دوشالا درُود کا
چل کر حضورِ قبلۂ کونین سب پڑھیں	بخشش کے واسطے ہے قبالہ درُود کا
اکبرؔ غریقِ رحمتِ رحمان ہو تو کہہ	عاشق نبیؐ کا چاہنے والا درُود کا

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

آداب محفل میلاد شریف

جگہ پاک صاف ہو، پیشہ حلال کمائی کا صَرف کیا جائے۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ جس قدر ممکن ہو بہتر ہے۔ نمود و ریا کو بالکل دخل نہ ہو۔ ممبر یا چوکی اُونچی ہو اس پر مسند یا کوئی کپڑا پاک ہو، آرائش زیب و زینت کا اظہارِ مسرّت کے واسطے میسّر ہو تو کھانے کا بھی انتظام کرے۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان حلوائی کے ہاں کی بنی ہوئی شیرینی ہو اور روشنی کے واسطے موم بتی ہوں تو اچھّا ہے کیونکہ مٹّی کے تیل وغیرہ کی بدبُو سے بھی یہ مجلس مُبارک پاک ہونا چاہیئے۔ سامعین و حاضرین پاک و صفا باوضو ہوں اور ادب سے بیٹھیں۔ میلاد شریف کے پڑھنے والے متبعِ شریعت ہوں۔ درُود خوانی کی بار بار تاکید ہو ۞

فضائل میلاد شریف

عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ۔ یعنی ذِکرِ صالحین کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ تمام صالحین اور مرسلین کے پیشوا حضرت احمد مجتبیٰ محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکرِ خیر ہو اور اس پر یہ خُوبی کہ درُود شریف کی صدائیں بلند ہوں۔ وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت کا نزول ہو۔ سامعین کو کیوں نہ فائدہ حاصل ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مُبارک ہوتی ہے اس پر سال بھر تک رحمت کا مینہہ برستا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و امان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شاملِ حال رہتی ہے اور مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ میں تو یہ حال ہے کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے یا بیماری سے صحت پائے۔ ہر قسم کی تقریبوں میں محفل میلاد شریف ضرور ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ اپنے گھروں کو اور مجالس کو ذکرِ محمّدیؐ سے منوّر اور مشرّف کیا کریں اور تمام رسُومات خرافات مثل ناچ رنگ یا باجہ وغیرہ سے بچتے رہیں۔ آمین! ایک بُزرگ نے خواب میں حضرتؐ کو دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ مولود شریف کی محفل کیسی ہے۔ کیونکہ لوگ اس میں کلام کرتے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ جو ہم سے محبّت کرتا ہے ہم بھی اس سے محبّت کرتے ہیں۔ قُربان ان پیارے الفاظ کے۔ ثابت ہُوا کہ یہ محبّت کے سامان ہیں اور واقعی یہ بغیر کسی محبّت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے ۞

قصیدہ

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم
کہ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

وضو سے آئیں بیٹھیں باادب بھیجیں درود اُن پر
جہاں کے رہنما صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

فرشتے عالمِ بالا سے سُن سُن کر یہ کہتے ہیں
چلو نورِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلدستے
بٹیں گے مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے جس کے رنگ سے رنگ و بہارِ گلشنِ ہستی
اُسی رنگیں ادا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حضوری میں کریں سب پیش صلّی اللہ کی نذریں
کہ کل کے پیشوا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوئے ہیں جس کے فیضِ نور سے دونوں جہاں روشن
اُسی شمس الضحیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوا ہے جس کے رُخ سے داغ دل میں ماہِ کامل کے
اُسی بدر الدجیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے ادنیٰ مرتبہ قوسین کا درگاہ میں جس کی
اُسی شاہِ دنیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

نکالا جس نے چشمہ آب کا اُنگلی سے جنگل میں
اُسی بحرِ سخا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

دعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبرؔ
ترے مشکل کشا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حکایت ۔ مُلکِ حجاز کے شہروں میں سے ایک مقام پر محفلِ میلاد شریف تھی اور ایک عالم باعمل فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ میں آلِ رسولؐ غریب الوطن ہوں ۔ اللہ واسطے مجھے بھی کچھ ملے ۔ وہ صاحب جو بیان فرما رہے تھے انھوں نے حاضرین سے کہا کہ جو سیّد سائل کو ایک روپیہ دے خدا اس کی ایک مُراد پوری کرے ۔ اس وقت محفلِ مقدس میں ایک یہودی کا غُلام بھی حاضر تھا ۔ جلدی سے کھڑے ہو کر عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے اور سیّد صاحب کو دے کہ میری تین مُرادیں خدائے پاک سے پوری کرا دیجئے ۔ عالم صاحب نے اس سے تین روپے لے کر سیّد صاحب کو دیئے اور اس غلام سے کہا ۔ کہ ہاں بھائی بیان کرو کہ تمہاری کیا کیا مرادیں ہیں ۔ غُلام نے کہا کہ اوّل مُراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھ کو آزاد کر دے ۔ یہ سُن کر عالم صاحب نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائیو سب دُعا مانگو کہ اللہ جلّ شانہٗ اس ذکرِ خیر کی برکت سے اس غُلام کو آزاد کر دے ۔ سب نے دُعا مانگی ۔ پھر عالم صاحب نے پوچھا کہ بھائی تمہاری دُوسری مُراد کیا ہے ۔ اس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ۔ قیامت کے دن میں جنّت کی طرف اور آقا دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے ۔ اس کا ملال ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی مُسلمان

ہوجائے اور دونو جنّت میں ساتھ ہی جائیں ۔ عالم صاحب نے اور سب حاضرین نے یہ دُعا مانگی پھر عالم صاحب نے فرمایا کہ اب بیان کرو تیسری مُراد کیا ہے غلام نے کہا تیسری مُراد یہ ہے کہ میرے اور آقا کے گناہ بخشے جائیں ۔ پھر عالم نے خود بھی دُعا کی اور حاضرین سے دُعا کرائی ۔ پھر مولُود شریف ختم ہوا ۔ اور سب لوگ حصّے لے کر اپنے اپنے گھر گئے ۔ وہ غلام بھی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوا ۔ اس نے غلام سے دریافت کیا کہ تُو کہاں گیا تھا بڑی دیر میں آیا ۔ غلام نے کہا ۔ جناب میں آج بڑی بھاری سوداگری میں تھا ۔ آج میں نے بڑے انمول سودے خریدے ہیں اس وجہ سے دیر ہوگئی ۔ یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہوگئی کہ یہ ایک مفلس قلاش آدمی تھا اس نے کہاں سے ایسی تجارت کی ۔ خیر بھائی ہمیں بھی تو بتاؤ کہ کیا کیا قیمتی مال خریدا ہے ۔ پھر تو اس غلام نے اس محفلِ میلاد شریف کا حال اور سیّد صاحب کا آنا اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت تین روپے تھے ۔ وہ تینوں روپے تین مرادیں پوری ہونے کے لئے دیدیئے ۔ یہودی نے کہا ۔ اچھا بتا وہ کیا مُرادیں تم نے مانگیں ۔ غلام نے کہا ۔ اول مراد تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں تیری خدمت کرنی ضروری ہے اور خدا تعالیٰ میرا خالق اور مالک ہے ۔ اس کی عبادت بھی لازم ہے ۔ اس لیے چاہتا ہوں کہ اس آقائے حقیقی کا غلام ہو جاؤں اور تُو مجھے آزاد کر دے اور چونکہ وہ مقبول وقت میں دُعا مانگی گئی تھی ۔ اس لئے اثر کا تیر پہلے ہی نشانۂ اجابت پر پہنچ چکا تھا ۔ یہودی نے کہا لے بھائی جا میں نے تجھے آزاد کیا ۔ اب دوسری مراد بتا ابھی کیا ہے؟ غلام نے سلام عرض کیا اور عرض کی کہ اے آقائے مہربان دوسری مراد میری یہ ہے کہ میں نے مدتوں تک حضور کا نمک کھایا ہے اور میں مومن ہوں اور تُو کافر ہے قیامت کے دن میں جنّت کی طرف اور تو دوزخ کی طرف روانہ ہوگا ۔ اس لئے میں نے دوسرا روپیہ دیا کہ دُعا کیجئے کہ میرا آقا بھی مسلمان ہوجائے اور میں اور میرا آقا دونوں جنّت کی طرف ساتھ ساتھ جائیں ۔ یہودی نے کہا کہ بھائی اگر تیری یہ مراد ہے تو میں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اب بیان کر کہ وہ تیسری مراد کیا ہے ؟ غلام نے کہا تیسری مراد یہ ہے کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جلّ شانہٗ بخش دے ۔ یہ سن کر آقا خوش ہوا پھر اُسی رات کو وہ نومسلم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اللہ پاک جلّ شانہٗ عم نوالہٗ ارشاد فرماتا ہے ۔ شاباش تجھ کو جو بات تیرے اختیار میں تھی یعنی غلام کو آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا ۔ وہ تو تُو نے کیا اور تیسری مُراد غلام کی یہ ہے کہ تیرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں وہ میرے اختیار میں ہے لے یہ تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی ۔ کہ میں نے اپنے حبیبؐ کے ذکرِ خیر کی برکت سے تجھ کو اور تیرے غلام کو اور اس عالم کو اور سیّد صاحب سائل کو اور تمام حاضرین کو بخشا اور جنّت الفردوس عطا فرمائی ۔ یہودی جب خواب سے بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا مجمع عالم میں بیان کیا اور ایمان میں خوب مستحکم ہوگیا

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا
تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا

سمائے نظر میں کھنچے میرے دل میں
یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا

حرام اس پہ ہو جائے نارِ جہنم
پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا

قیامت میں چھوٹیں گے سستے وہ تاجر
خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا

تم آقا ہو کس کے، ہمارے ہمارے
ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا

خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا؟
میں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا

جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے
سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا

جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے
بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا

سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو
کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا

مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے
ہے مکّہ سے افضل مدینہ تمہارا

تمنا ہے اکبر کی روزِ قیامت
اُٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

وہ کلمہ یہ ہے اسرار افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں یہ ہیں ۔ سچ تو یہ ہے ۔ شعر

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھئے شانِ محمدؐ

اللہ جل جلالہٗ کو جو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ سکتا ہے ۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہہ جاتا ہے ۔ یہ دو جملے ہیں ایک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ اوّل تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر اس کلمہ کا تمام کائنات میں ڈنکا بجوا دیا ۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونے کا سب سے پہلا سبق یہی ہے ۔ تیسرے یوں تو اس کلمۂ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں ۔ جن کا ذکر بخوفِ طوالت نہیں کیا جاتا ہے ۔ اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لا الٰہ الا اللہ کیوں ہے ۔ یہ اس لئے کہ اس کے پڑھنے سے قلب صاف ہوتا ہے ۔ مشیتِ الٰہی یہ چاہتی ہے کہ پہلے اس سے اپنے دلوں کو صاف کر لو ۔ اس وقت میرے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام محمدؐ رسول اللہ دل نشین کردتا کہ انوارِ تجلیاتِ الٰہی دلوں کے پاک و صاف حجروں میں کماحقہٗ جلوہ گر ہوں ۔ چوتھے یہ کہ اپنے دو ناموں کے درمیان میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے ۔ یعنی اوّل جملہ لا الٰہ الا اللہ میں موجود ہے اور دوسرے جملہ میں محمدؐ رسول اللہ

موجود ہے ۔ اور بیچ میں جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رونق افروز ہیں ۔ سُبحان اللہ ۔ پانچویں یہ کہ اوّل جملے میں بارہ ہی حروف ہیں اور دوسرے میں بھی ۔ چھٹے یہ کہ اپنے جملے کے تمام حروف غیر منقوط یعنی بلا نقطہ کے رکھے ہیں تو محبوب کے جملے کے بھی تمام حروف غیر منقوط یعنی بلا نقطہ ہی رکھے ہیں ۔ ساتویں یہ کہ کتنا ہی لا الٰہ الا اللہ کہے جاؤ جب تک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ کہوگے داخلِ اسلام نہ ہوگے ۔ شعر

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بر روحِ محمد و آلِ محمد

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ط

قصیدہ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے
بس حد ہے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے

ہو جلوۂ محبوب کے کیا ماہ مقابل
اس چاند کے دھبہ رُخِ انور میں نہیں ہے

کُل خوبیاں اللہ نے حضرت کو عطا کیں
یہ بات کسی اور پیمبر میں نہیں ہے

ہو کیوں نہ خدائی کو گدائی کی تمنا
کیا چیز ہے جو ان کے بھرے گھر میں نہیں ہے

اعمال بُرے ہیں مری امداد کو آؤ
حامی کوئی جز آپ کے محشر میں نہیں ہے

میں ہوں وہ گنہگار جسے کہتے ہیں نیکی
یہ لفظ میرے جرم کے دفتر میں نہیں ہے

ہیں عیب ہزاروں تو جسے چاہے بنادے
اللہ ہنر ایک بھی اکبر میں نہیں ہے

آٹھویں یہ کہ اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دو ہی ناموں سے یہ کلمۂ طیّب بنا ہے یوں تو اللہ کے بہت سے نام ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جیسے اسمِ ذات ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسمِ ذات ہے ۔ نویں اب ہر اسم کی خوبیاں ملاحظہ ہوں ۔ اللہ میں چار حرف ہیں ، الف ، لام ، لام ، ہ ۔ اِن چاروں حرفوں میں ایک ایک کو الگ کرکے دیکھیئے بے معنی نہ ہوگا ۔ کچھ نہ کچھ اچھے معنی ضرور نکلیں گے ۔ الف کو الگ کیجیئے تو لام ، لام ، ہ رہ گئے ۔ ان سے فقط بنا ہے لِلّٰہ بامعنی ہے ۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط اب ایک لام بھی الگ کیجیئے ۔ باقی رہا لام ، ہ ان کا لفظ لَهٗ ہوا ۔ اب بھی بامعنی لفظ ہے ۔ یعنی لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اب پھر دوسرا لام بھی الگ کر دیجیئے ۔ باقی رہا حرف ہ اس کے معنی یوں لیجیئے کہ اس کو مضموم کیجیئے (ہٗ) ھُو بامعنی ہے ۔ یعنی اس کے معنی ہیں (وہ) اب بھی اشارہ اللہ ہی کی طرف ہے ۔ اور یہ ایک مخفف ہے ۔ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ

هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ کا ہُوَ اللہ پاک ہی کی صفت ہے اور اس کے واسطے شایاں اور موزوں ہے۔

عیاں تُوہی تُو ہے، نہاں تُوہی تُو ہے — یہاں تُوہی تُو ہے وہاں تُوہی تُو ہے
ترا رنگ ہر رنگ میں ہے نمایاں — یہ نیرنگ کون و مکاں تُوہی تُو ہے
ہے تُو مایۂ شادمانی سراپا — وہاں غم کہاں ہے جہاں تُوہی تُو ہے
چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل — کہ پھولوں میں اللہ میاں تُوہی تُو ہے
شریعت، طریقت ہیں سب تیری موجیں — حقیقت میں بحرِ رواں تُوہی تُو ہے
ازل تُو، ابد تُو، احد تُو، صمد تُو — اس اکبر کی گویا زباں تُوہی تُو ہے

محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم بھی اسمِ ذات ہے۔ اسی طرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک تو ہم تعداد ہونے کی۔ دُوسرے نسبت چاروں حرف غیر منقوط ہونے کی ہے۔ یعنی اللہ میں جیسے چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں ایسے محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم میں چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں۔ اگر اللہ کے نام سے ایک حرف مشدّد ہے تو محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نام میں بھی ایک حرف مشدّد ہے۔ محمّدؐ کے حرف جدا کرنے سے بھی بامعنی رہتا ہے۔ یعنی م، ح، م، د اب پہلے میم کو الگ کیجئے ح، م، د باقی رہے۔ ان کا لفظ بنایا تو حمد ہوا بامعنی ہے۔ اس کے معنی تعریف کے ہیں جو اللہ کے لئے شایاں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ ایسے ہی ح کو الگ کیجئے، میم، دال باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو مد ہوا۔ یعنی ہمیشہ اور پھیلاؤ۔ یہ بھی اللہ ہی کی ذات کو زیبا ہے۔ اب دال باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں اور چار ہی لفظ هُوَ الاوّل، هُوَ الآخر، هُوَ الظّاہر، هُوَ الباطن، یہ چاروں صفت بھی اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی ذات پاک کے لئے موزوں ہیں۔ جس کا مشرق و مغرب، جنوب و شمال چار حد عالم میں ظہور ہے اور چار حروف ہی حضورؐ کے نام پاک میں ہیں اور چار ہی حروف اللہ کے ہیں۔ اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے ہیں۔ اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صُورت میں کرسکتا ہے کہ دیگر مذاہب کے معبُودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا کوئی حرف کم و بیش کرکے دیکھو کیا خُوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے کیسے اچھے معنی ثابت ہوں گے ان کے نام لکھ کر بتانا مصلحت نہیں سمجھتا۔ نہ یہ میرا مشرب ہے۔ اب پھر اسی حرف دال کے چار عدد بحساب حروفِ ابجد لیجئے۔ یہ نام محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا آخر حرف ہے ان چار عدد کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملائیے جو الف ہے اور اس کا ایک عدد ہے۔ ایک اور چار کو ملائیے تو پانچ ہوئے اور پانچ عدد ہی (ہ) کے ہیں جو اللہ کے آخر میں ہے۔ ثابت ہوا کہ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا آخر حرف اور جلّ جلالہٗ کا ابتدائی حرف

دونوں مل کر پانچ عدد ہوتے ہیں۔ جو لفظ اللہ کے آخر ہ ہے جس سے ہُوَ الاوّل، ہُوَ الآخر کی مظہریت کا پُورا کافی ثبوت ملتا ہے اور شانِ پنجتن پاک کا پتہ چلتا ہے۔

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درُود پڑھو — درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

غزل

تعظیم سے لیتا ہے خدا نامِ محمّدؐ — کیا نام ہے اے صلِّ علیٰ نامِ محمّدؐ
قرآن میں جنت میں سرِ عرش سرِ لوح — کس شان سے خالق نے لکھا نامِ محمّدؐ
مزمّل و مدثّر کہہ کے پکارا — کس پیار سے لیتا ہے خدا نامِ محمّدؐ
ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی — غافل تو کہیں بھُول گیا نامِ محمّدؐ
اللہ کرے اس پہ حرام آتشِ دوزخ — جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نامِ محمّدؐ
ان ناموں سے انعام میں مل جاتی ہے ہر شے — لو صُبح و مسا نامِ خُدا نامِ محمّدؐ
کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہوں افعی و کژدم — ہے امّتِ عاصی کا عصا نامِ محمّدؐ
آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پہ آئے — طیبہ کی فضا یادِ خُدا نامِ محمّدؐ
اکبر تُو بچا چاہے اگر نارِ سقر سے — سینے کے نگینہ پہ کھُدا نامِ محمّدؐ

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو — درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

صلّی اللہ علی النّبیّ الاُمّی وآلہٖ صلّی اللہ علیہ وسلّم صلوٰۃً وسلامًا علیک یا رسول اللہ

محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ پاک میں نکات ملاحظہ ہوں۔ میم سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نبوّت کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہُوا۔ قدرتی دلیل اس کی یہ ہے کہ جس طرح مخزن میم کا لب ہیں اور لب خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے اس سے پہلے کسی حرف سے یہ حرکت ابتدائی سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی دُوسرے یہ کہ میم کے چالیس عدد ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ کو نبوّت چالیس برس ہوگی۔ ہائے کیا پیارا نام ہے۔ جس کا ہر حرف ذوق شوق والوں کو مزا دیتا ہے۔ شعر

محبّت دیکھئے اک دُوسرے کو چُوم لیتا ہے — لبوں پہ جب یہ پیارا نام آتا ہے محمّدؐ کا

اور یہ کہ جس طرح لفظ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ابتداء میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف ہے اسی طرح حضورؐ کی ذاتِ اقدس سے ابتدائی آفرینش ہے اور لفظ اللہ جلّ جلالہٗ کے آخر میں ہ ہے اور ہائے ہوز

انتہائی مخرج حروف ہے۔ لہٰذا ہر شئے کی انتہا ذات وحدہٗ لاشریک پر ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ چونکہ ابتدا سے انتہا جُدا نہیں ہوتی ہے یہ فرق اعتباری ہے اس لئے یہ مضمون انا احمد بلا میم ہے ذوق بخش عرفا ہے۔

بشر کی شکل میں آیا تکلّف کی ضرورت تھی ॥ احد سے ہو گیا احمدؐ جو باندھا میم کا پٹکا

اب میم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور لام اللہ کے عدد لیجئے تو ستّر ہوتے ہیں جس سے اشارہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ محبوب ہیں اس لئے ستّر ہزار پردے ڈال کر دنیا میں بھیجا ورنہ بے پردہ حُسنِ محمدیؐ کے سوائے خدائے پاک کے کوئی نظارہ نہیں کر سکتا۔ تمام عالم پر موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ غشی ہو جاتی اور عالم فنا ہو جاتا۔ اسی سبب سے ستّر ہزار حجاب ڈال کر معشوق کی اصل چھبن دنیا کو دکھائی۔ قربان ہو جاؤں۔

اس چاندسی صورت پہ مرجاؤں فدا ہو کر ॥ حسرت ہے کہ دم نکلے دیدارِ خدا ہو کر
ان نرگسی آنکھوں کا بیمار ہی رہنے دو ॥ کیا لوگے دوا دے کر کیا ہوگا شفا ہو کر
ہوں خاک تو نکلے گی یہ حسرتِ پابوسی ॥ بچھ جاؤں گا قدموں میں نقشِ کفِ پا ہو کر
توصیف میں ہے جس کی وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ॥ مرجاؤں میں ان کالی زلفوں پہ فدا ہو کر
زُلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی سُنگھا دیجے ॥ کیا لُطف جو برسے گا کھُل جائے گھٹا ہو کر
اب موج میں لہراتا پھرتا ہے ہوا کھاتا ॥ مل جائے گا یہ قطرہ دریا میں فنا ہو کر
ایمان کی کہتا ہوں تم جان ہو اکبر کی ॥ رہ سکتا نہیں زندہ یہ تم سے جُدا ہو کر

مثلے ہست کہ الجنس الی الجنس یمیل ॥ بہر دل بُردمن صورتِ انساں داری

پھر ح محمدی اور ل اللہ کا لو اور ان کے عدد ملاؤ ۳۸ ہوں گے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ سات طبق آسمان اور سات دوزخ اور آٹھ بہشت اور تین کرۂ آگ ہوا، پانی اور کرسی وعرش ملائکہ، جنّات انسان، حیوانات۔ یہ اڑتیس موجودات علوی اور سفلی سب نورِ محمدیؐ سے پیدا ہوئے ایسا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا چنانچہ یہی لام اللہ کا لولاک لما خلقتُ الافلاک کے سر تاج بن کر چمک رہا ہے۔ پھر میم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ہ اللہ جل شانہٗ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے۔ اس لئے یہ دلیل روشن ہے کہ بموجب قاعدہ خلقت کے خلقت کی انتہائی مدّتِ تکمیل صورتِ انسان ۴۵ یوم ہیں۔ یہی عدد کمال صورتِ انسانی کا باعث اور خاتمہ حروف اللہ جل شانہٗ اور آغاز حروف محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور میم کے چالیس عدد ہیں اور پیر طریقت طلب حقیقت و معرفت کو جب ایک اربعین یعنی چلّہ پورا ہوتا ہے۔ تب کمال انسانی اس میں پیدا ہوتا ہے پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمدؐ کی صورت میں پیدا کیا ہے اور اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے کہ جب

انسان کروٹ پر سر کے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر لیٹتا ہے۔ اس کی ہیئتِ کذائی سے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عیاں ہوتا ہے۔ ورنہ اس میں نہاں رہتا ہے اور یہ کہ میم بروئے علم طبائع الحروف کے آتشی ہے اور دال خاکی پس ابتدائی حروف محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتشی ہے اور انتہائی خاکی ہے۔ چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا ہے اور خاک کی خاصیت یہ ہے کہ حضیض کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ حضورؐ وہ بحرِ اعظم قدرت ہیں کہ جزر و مد کی ہر دو شاخیں آپ میں موجود ہیں یا سمجھیے کہ شعر

اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل ॥ خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

اور بروئے علم و حکمت و فلسفہ مزاج آگ کا گرم و خشک جس کی قوتِ جاذبہ زبردست ہے۔ علوی جانب اور مزاج خاک کا سرد و خشک ہے جس کی قوتِ جاذبہ قوی حضیض کی طرف وا پس آپ عالمِ علوی و سفلی دونوں کے جانب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں کہ دونوں عالم آپ پر بروئے عشق و محبت جھکے اور کھنچے آتے ہیں اور شیفتہ و فریفتہ ہیں اور یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرکزِ ہیں۔ آفرینش کے کیونکہ ہر خط جو دائرے سے شروع ہو جائے، وہ مرکز ہی پر رجوع ہے اور یہ کہ آپ کی ولادتِ شریف اس وقت میں ہوئی جب کہ آفتاب برجِ حمل میں تھا اور بُرجِ حمل آتشی مزاج ہے۔ اور اسی سے ابتدائی بروج آغازِ سال و موسمِ بہار ہوتی ہے۔ لہٰذا حرفِ اوّل جو میم اور آتشی ہے اس کی نسبت حمل سے ہے اور آپؐ کی ذاتِ عالی سے ابتدائے آفرینش ہے۔

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد ॥ بُرُوجِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو دُرُود پڑھو عاشقو دُرُود پڑھو ॥ دُرُود سے کبھی غافل نہ ہو دُرُود پڑھو

خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبیؐ ॥ سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبیؐ
اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبیؐ ॥ وہ نبیؐ کون اُمّت کا پیارا نبیؐ
بُلبلوں نے جو دیکھی ملاحت تری ॥ کُل کو صدقہ میں تجھ پر اُتارا نبیؐ
تم ہو وہ حُسن والے کہ اللہ نے ! ॥ اپنا محبُوب کہہ کر پکارا نبیؐ
اور نبیوں کی مخصوص تھیں اُمّتیں ॥ ہر دو عالم کا ہادی ہمارا نبیؐ
آج یوسفؑ بھی ان کی غلامی میں ہے ॥ تم نے دیکھا زلیخا ہمارا نبیؐ
ہے شفاعت کے سہرے کی سر پہ پھبن ॥ آج دُولھا بنا ہے ہمارا نبیؐ
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے ॥ عرشِ اعظم پہ پہنچا ہمارا نبیؐ
شافع المذنبیں ہے لقب آپؐ کا ॥ کیجئے دردِ عصیاں کا چارا نبیؐ
بحرِ عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے ॥ ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبیؐ

مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے — عیب میرے نہ ہوں آشکارا نبیؐ
کوچ اکبر کا جس وقت دُنیا سے ہو — لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبیؐ

تمہید پیدائش نورِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جب اس معشوق حقیقی نے جو بہت سے بے نام ونشان حجابوں میں پردہ نشین اور بے انتہا عدم نما پردوں میں مجلہ گزین تھا ارادہ کیا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے حُسن وجمال قدرت کے گوناگوں جلوے اور کمال ادا وناز وعظمت کے بوقلموں کرشمے دیکھے تو اس وقت یہ نُورانی خیال بشکلِ آئینہ رُوبرُو ہوا۔ یعنی

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا رُوبرُو — تو اُسی شکل کا دُوسرا ہوگیا
عکس ذاتِ الٰہی تھا آئینہ میں — نام اُسی عکس کا مُصطفٰےؐ ہوگیا
ایسی صُورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو — آپؐ پر حُسن کا خاتمہ ہوگیا
ہیں اسی ایک مشعل سے سب مشعلیں — جن سے روشن زمیں تا سماں ہوگیا

تفصیل اس کی ارباب خبر اور اصحابِ معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ جلّ شانہٗ کا سب سے پہلا جلوہ نُورِ محمدؐ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ یعنی خلاقِ مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجودات سے ایک کروڑ چھ لاکھ ستّر ہزار برس پہلے نُورِ محمدّی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نور سے اللہ پاک نے فرمایا کُوْنِیْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی اس سے فرمایا کہ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہوجا بس وہ ایک نُور کا ستون ہوگیا اور بلند ہُوا کہ حجابِ عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر سجدہ کیا اور الحمدُ للہ کہا۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے مَیں نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اور تیرا نام محمدّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رکھا ہے اور تجھ سے خلق کی ابتداء اور پیغمبروں کی انتہا کروں گا۔ پھر اس نُور کو چار حصّوں پر بانٹ دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصّے کئے۔ جن سے عرش وکرسی، لوح، قلم، چاند، سورج، ستارے اور فرشتے، جنّت، دوزخ، زمین وآسمان، شجر وحجر، جمیع مخلوقات اور تمام موجُودات بنے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کُوْنِیْ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یعنی ہوجا اے محمّدؐ حبیب میرا۔ یہ سُن کر نُورِ محمدّی شاد ہُوا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ نُورِ محمدّی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو طاؤس کی شکل میں پیدا کیا اور ہری زمرّد کی قندیل میں رکھ کر شجرۃ الیقین میں لٹکا دیا۔ نو ہزار برس تک بعبادت معبودِ عالم تجرّد میں مشغول رہا۔ پھر حق تعالیٰ نے آئینہ حیا پیدا کرکے اس طاؤس کے مقابل کیا۔ جس وقت اس طاؤس

نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل وجمیل تھی۔ اتنا خوش ہُوا کہ وجد میں آگیا اور جُھکا اور سر سجدۂ معبُود میں رکھ کر پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا۔ اس وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے نُورِ محمدّی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ فَطَافَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ بِالْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی نورِ محمدّی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آدم علیہ السّلام سے پچاس ہزار برس پہلے عرشِ مجید کے طواف میں مشغول رہا۔ اور الحمدُ للہ کہتا تھا۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نہایت خوش ہُوا اور فرمایا کہ اے حبیبؐ جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امّت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالامال کردوں گا اور فرمایا حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی بھیجی کہ کہہ دو بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے احمدؐ کا منکر ہوکر ملاقات کرے گا تو مَیں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی یا اللہ احمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون ہیں۔ ارشاد ہُوا کہ اے موسیٰؑ! اپنے نزدیک میں نے احمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا اور زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا نام اپنے نام سے مِلا کر عرش پر لکھا اور اس کے اور اس کی امّت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے پوچھا۔ کہ اس کی امّت کون کون ہے۔ فرمایا بڑے حمد کرنے والے ہوں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے اور میں ان سے تھوڑا سا عمل بہت قبول کروں گا اور ان کو جنّت میں داخل کروں گا تو موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ خداوندا اس امّت کا تو مجھے نبی بنادے۔ فرمایا کہ اے موسیٰؑ اس اُمّت کا نبی تو میرا پیارا محمدؐ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہوگا۔ جب یہ عرض قبول نہ ہوئی تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اس نبی کی اُمّت میں پیدا کر۔ اللہ۔ اللہ۔ شعر

موسیٰؑ سے کوئی پُوچھے رُتبے تیری امّت کے — اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں
فرمایا اللہ پاک نے یہ بھی نہ ہوگا لیکن اے موسیٰؑ مَیں تم کو اور محمدّ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جنّت میں اکٹھا کردوں گا۔ ظاہر ہے کہ

خمسہ

کسی کا بلند ایسا رُتبہ نہیں ہے — سرِ عرش یُوں کوئی پہنچا نہیں ہے
یہاں لن ترانی کا جھگڑا نہیں ہے — درِ مصطفٰےؐ سنگِ موسیٰؑ نہیں ہے
یہاں عرش ہے طورِ سینا نہیں ہے
عطا میں سخا میں نعم میں کرم میں — گلستاں میں صحرا میں جنّت میں یم میں

کلیسا میں آتشکدہ میں حرم میں — زمیں پر فلک پر عرب میں عجم میں

کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے

کجا لن ترانی، کجا شانِ اسریٰ — کجا دشت ایمن، کجا نورِ ادنےٰ
کجا طورِ سینا، کجا عرشِ اعلےٰ — کجا سیرِ احمدؐ، کجا سیرِ موسٰیؑ

یہاں چرخ نیلی ہے دریا نہیں ہے

تجھے حق نے قرآن میں ہے سراہا — کیا بھی وہی تونے جو دل سے چاہا
اس اکبر کو بھی انتہا تک نباہا — رکھے کس سے امیدِ الطافِ شاہا

ہمارا کوئی اور مولا نہیں ہے

روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ امتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نور عطا کروں گا۔ ایک نور قرآن کا اور دوسرا ماہِ رمضان المبارک کا اور دو تاریکیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریکی قبر اور دوسری تاریکی قیامت، اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھ کو تین چیزیں عطا کیں۔ اول میری امت کی جنت مشتاق ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ اَسْکُنْ اَیَّاھُمْ۔ دوسرے میری امت دوزخ پناہ مانگے گی اور کہے گی اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ ط تیسرے جو درود بھیجے گا مجھ پر اس کو فرشتے میرے پاس پہنچاتے رہیں گے۔ حدیث شریف میں فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ امت کیونکر خراب ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور بیچ میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام۔ غرضیکہ اس امت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ خود خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اور یہ کس کا مقصد ہے، اسی پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا اللہ پاک شفیق، رحیم وکریم ہے ویسا ہی اس کا حبیب شفیق، رحیم وکریم ہے اور کیسا رحیم، کیسا کریم کہ کرمِ عام نے عذابوں کو ثواب بنا دیا ہے۔

قصیدہ

ترے کرم کا رسالت مآبؐ کیا کہنا — ثواب ہوگئے سارے عذاب کیا کہنا
تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ — رسولِ پاکؐ تمہاری کتاب کیا کہنا
ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے — تمہارے قرب کا عالی جناب کیا کہنا
خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے — تمہاری چاہ کا رحمت مآبؐ کیا کہنا

خدا کا مان کے کہتا کیا ہے کہتے ہیں — تمہارے کہنے کا عالی جناب کیا کہنا
شفیعِ حشر، رسولِ کریم، ختمِ رُسل — حبیبِ پاکؐ تمہارے خطاب کیا کہنا
حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہوئے — تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا
گناہ گاروں نے جب رو کے یا غفور کہا — برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
تکیں گے اور نبی ان کا منہ جو امت کو — وہ بخشوائیں گے روزِ حساب کیا کہنا
سنا کے نعت نکیرین کو کیا خاموش — تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا

جس وقت اللہ پاک نے چاہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے پاس وہ مٹی لا جو زمین کا نورانی دل ہے۔ پس جبرئیل علیہ السلام بموجب ارشاد رب الانام مع فرشتگان جنت الفردوس و رفیق الاعلیٰ زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مدینہ منورہ کے اس مقام سے لی کہ جس مقام میں اب مزارِ اقدس حضورؐ ہے اور مٹی نہایت روشن وچمکیلی تھی۔ اس میں نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملایا اور عطریات اور تسنیم جنت کے پانی میں اس کا خمیر کیا۔ اور بڑے موتی کی رنگ بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا اور پھر زمین وآسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں پر پکارا گیا ھٰذا طینۃ محبوب رب العالمین وخاتم النبیین تاکہ پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کو سب پہچان لیں۔ پھر حوالی عرش وکرسی کے ملائکہ نے اس کو پہچانا اور اس کا طواف کیا اور تمام فرشتگانِ زمین وآسمان نے بھی پہچانا۔ پھر معبودِ حقیقی نے اس کو ریاضت کے واسطے مامور فرمایا تو وہ نورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی قیام، کبھی رکوع، کبھی سجود، کبھی قعود میں اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہاں تک ریاضت میں مشغول رہا کہ عرق عرق ہوگیا اور اس سے قطرے قطرے ٹپکنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اول قطروں کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک نبی آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیدا کئے۔ اب فرشتوں نے پکارا کہ اے زمین والو خوش ہو کہ یہ مادۂ نورانی محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین مشہور فی الاولین ومذکور فی الآخرین ہے اور پہاڑوں اور زمین وآسمان میں یہ صدا بلند ہوئی کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی لیاقت رکھتا ہو وہ بارگاہ رب العالمین میں درخواست دے۔ قطعہ

اس امانت کا طلبگار کوئی بولے تو — کون لینے کو ہے تیار کوئی بولے تو
اس کی قیمت سے ہے کم دو جہاں کی قیمت — کون ہے اس کا خریدار کوئی بولے تو

جب اس امانت باکرامت کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی تو سب خاموش ہوگئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح عرض کیا۔ قطعہ

بولے آدم یہ امانت تو تجھے مل جائے	ہے بڑی چیز یہ دولت تو تجھے مل جائے
بے بہا ہے جو اسے کوئی نہیں لے سکتا	اس کی کچھ بھی نہیں قیمت تو تجھے مل جائے

حکم ہوا آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھ دو تو یہ ودیعتِ عظمیٰ و نعمتِ کبریٰ حضرت آدم علیہ السلام کے جسمِ خاکی کو عطا کی گئی۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا۔ تو روح کو ارشاد ہوا کہ قلبِ آدمؑ میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے۔ بدن کے اندر اندھیرے کو دیکھ کر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا۔ کہ اے روح! آدم کی پیشانی کی طرف تو دیکھ۔ جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کی طرف دیکھا۔ نورِ محمدی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر شیفتہ ہو گئی۔ اور بے اختیار عاشقِ زار کی طرح ہزار جان و دل سے قالب میں داخل ہوئی۔ لکھا ہے کہ روح کے داخل ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھول دیں اور عرش پر جنت کے دروازوں پر اور ستونوں پر اور قبّوں پر دیکھا کہ لکھا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پھر جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے روشن ہو گیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے اور اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت پر بٹھایا۔ جس کے سات سو پا تھے۔ پھر اس تخت کو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ مقرب فرشتوں نے کاندھوں پر اٹھایا اور آسمانوں اور عجائباتِ جنت کی سیر کراتے پھرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ توقیر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ سب نے کیا لیکن ابلیسؑ نے سجدہ نہیں کیا۔ اور سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ پاک کو غصہ آیا۔ تو شعر

اسی جگہ سے اسے نکال دیا	طوق لعنت گلے میں ڈال دیا

اور جنھوں نے سجدۂ تعظیمی کیا ان کو جداگانہ اکرام و انعام مرحمت فرمائے۔ ان مقربین فرشتوں نے بڑے بڑے مراتب پائے یعنی کچھ اس تخت کے حامل ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کی خدمت عطا ہوئی اسرافیل علیہ السلام کو لوحِ محفوظ کی خصوصیت کا انعام ملا۔ غرضیکہ جو کچھ آدم علیہ السلام کا پاس ادب تھا فرمانبرداروں پر انعامِ الٰہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سبب تھا۔

روایت ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام نے تنہائی سے گھبرا کر جنابِ باری میں یہ خواہش کی کہ میرا کوئی جوڑا پیدا کر تاکہ تنہائی کی وحشت دور ہو۔ فرشتوں نے بحکم خداوند تعالیٰ جب آدم علیہ السلام سوئے تو ان کی بائیں پسلی چاک کی۔ خدا کی قدرت کاملہ سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی اور ایک لمحہ میں سب قد و قامت اس کا درست ہو گیا۔ پھر اس پسلی کو فرشتوں نے ایسا ملایا کہ آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے ہی رہے۔

ذرا خبر نہ ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ نہایت خوبصورت ان کی جنس سے پہلو میں بیٹھی ہے۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری لونڈی ہے اور اس کا نام حوا ہے۔ یہ تمہاری وحشت کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے چاہا کہ بی بی حوا کو ہاتھ لگائیں۔ حکم ہوا کہ اے آدمؑ اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ جب تک اس کا مہر ادا کر لو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین! اس کا مہر کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کا مہر یہ ہے کہ دس بار میرے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود پڑھو

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ط آدم علیہ السلام نے درود پڑھا۔ فرشتے شاہد اور گواہ بنے اور بی بی حوا کا آدم علیہ السلام سے عقد نکاح اللہ تعالیٰ نے منعقد کیا۔ مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت رب العزت نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوا کے ساتھ کیا۔ اور کلام قدس سے پڑھا تو شیطان لعین کو دشمنی ہوئی اور آدمؑ کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین پر آ کر طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہوئے ؛

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے اور تین سو برس تک سر نیچے ڈالے رہے اور شرمندگی سے سر اوپر نہ اٹھایا اور آسمان کی طرف نہ دیکھا اور اس قدر روتے تھے کہ آنسو آنکھوں سے بند نہ ہوتے تھے۔ لکھا ہے کہ اگر اشک تمام روئے زمین کے جمع کئے جائیں تو آدمؑ کے اشک ان سے زیادہ ہوں۔ غرضیکہ اس قدر آدم علیہ السلام نے گریہ وزاری کی کہ ان کے آنسوؤں سے ایک ندی جاری ہو گئی اور تمام چرند پرند ان کو پی پی کر کہتے تھے کہ کیا ہی میٹھا پانی ہے۔ آدم علیہ السلام یہ سن کر اور بھی زیادہ روتے تھے کہ میرے رونے پر جانور بھی ہنستے ہیں۔ ندا ہوئی بارگاہِ ایزدی سے کہ اے آدم! یہ جانور سچ کہتے ہیں۔ جو کوئی ہم سے ڈر کر اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے۔ واقعی اس کے آنسو شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حضرتؐ نے فرمایا ہے۔

روایت ہے تین آنکھیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے انہیں نجات دے گا۔ ایک وہ آنکھ جو خدا سے ڈر کر روئے۔ دوسری وہ آنکھ جو گناہ کی چیز پر نہ دیکھے۔ تیسری وہ آنکھ جو خدا کی عبادت کے لئے بیدار رہے۔ جب آدم علیہ السلام تین سو برس تک روئے اور آہ وزاری حد سے زیادہ گزری تو دریائے فضل و کرم جوش میں آیا۔ اور جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ آدمؑ کے پاس جا اور اذان کہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور جہاں وہ سر جھکائے رو رہے تھے، اذان کہنا شروع کی وقت اس کلمہ پہ پہنچے اَشْھَدُ

اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ آدم علیہ السّلام نے آنکھیں کھول دیں اور نام کے سُننے سے وحشت دُور ہوئی۔ اطمینان حاصل ہُوا اور یاد آگیا کہ محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام عرش بریں پر بھی لکھا ہُوا ہے۔ اس نام کے توسّل اور طفیل سے دُعا کرنی چاہیئے۔ اسی وقت آدم علیہ السّلام نے یہ عرض کیا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْلِیْ یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل سے مجھے بخش دے۔ اسی وقت فرشتوں کو حُکم ہوا کہ اے فرشتو! آدم ہماری درگاہ میں بڑا شفیع لایا ہے۔ اب تعظیم کرو اس کی اور کہہ دو کہ ہم نے نام محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بدولت تمہاری خطا معاف کی۔ لکھا ہے کہ بے شمار فرشتے اس وقت آدم علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے جسم سے گرد وغبار جھاڑتے تھے اور کہتے تھے لَا تَحْزَنْ یَا آدَم یعنی اب کچھ غم نہ کرو اے آدمؑ۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو کہاں سے جانا ابھی تو ہم نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا جس وقت تو نے مجھے پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی۔ سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا کہ پایوں پر لکھا ہُوا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس میں نے جان لیا تھا کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اس کا نام مِلا کر لکھا ہے جو اسے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ! تو نے بالکل سچ کہا۔ واقعی محمّد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم میرا حبیب ہے اور جو کچھ مَیں نے پیدا کیا ہے سب اسی کے طفیل سے ہے اگر اس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا کچھ بھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اب ہم نے اس کے طفیل سے تیرا قصور معاف کیا اور قسم ہے اپنے عزّت وجلال کی جو کوئی تیری اولاد سے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا وسیلہ پکڑے گا اس کی خطائیں ہم معاف کر دیں گے اور اس کی مُرادیں پُوری کر دیں گے۔ شعر

آدمؑ کی خطا بخشی گئی دم میں دم آیا	جس دم کہ لیا پیشِ خدا نام محمّدؐ
پڑھو درُود پڑھو، عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السّلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہُوا۔ عادتِ الٰہی اس طرح ہوئی کہ حوّا کے شکمِ مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے رہے لیکن جب شیثؑ پیدا ہوئے تو وہ اکیلے پیدا ہوئے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ نُورِ محمّدی صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اور غیر کے درمیان مشترک نہ ہو۔ دیکھیے غیرتِ خداوندی نے اتنی شراکت بھی گوارا نہ فرمائی۔ دُوسرے یہ کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے قدمین سایہ نہ تھا۔ روایت ہے کہ حضرت آدم سے نُورِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لئے کہ جو ان کی پُشت میں تھا عہد لیا گیا تھا کہ اس کی تعظیم وتوقیر کرتے رہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں حضرت آدم علیہ السّلام

نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدم علیہ السّلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے شیثؑ علیہ السّلام کو وصیّت کی کہ جو تمہاری پُشت میں نُور ہے اس کی محافظت ضرور ہے۔ اس نُورِ مطہر کی تعظیم وتوقیر میں قصور نہ ہونے پائے اور ارحامِ طیّبہ وطاہرہ میں یہ نورِ پاک تفویض کیا جائے چنانچہ وہ نُورِ مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں منتقل کیا۔ آدمؑ سے شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیل علیہم السّلام کو ممتاز فرماتے ہوئے عبدالمطلب پھر ان سے عبداللہ میں آیا۔ جس پُشت میں یہ نُورِ محمّدیؐ آتا تھا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا۔ یعنی آدم علیہ السّلام کی خطا اسی نُور کی برکت سے معاف ہوئی۔ حضرت شیث علیہ السّلام کے جسم سے مُشک کی خوشبو اسی نورِ پاک کے باعث سے آئی۔ حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی اسی کے تصرّف نے تراثی۔ اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السّلام کی آگ کو گلزار اسی نُورِ محمّدؐ سے بنایا۔ اسمٰعیل علیہ السّلام کی جگہ جنّت سے دُنبہ اسی نُور کی بدولت آیا اور بغیر ذبح ذبیح اللہ اسی کے سبب سے کہلائے عبدالمطلب کی دُعا نے اسی نور کی بدولت قبولیّت کے درجے پائے۔ حضرت عبداللہ کو دیکھ کر تمام بت مُنہ کے بل گرتے تھے اور پکارتے تھے کہ اے عبداللہ! ہمارے قریب نہ آ کیونکہ ہمارے مٹانے والے کا نُور تجھ میں چمک رہا ہے وہ یہی نُور تھا اور عبداللہ جو ہر شجر وحجر سے سلام کی آواز سنتے تھے وہ اسی نور کا ظہور تھا۔ فی الحقیقت

قصیدہ

نیرنگیاں عجب تھیں محمدؐ کے نُور کی	ہر جا نئی ادا تھی کرم کے ظہور کی
آنکھوں میں روشنی ہے محمدؐ کے نُور کی	بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں طُور کی
ہر گُل ہے جلوہ گاہ محمد کے نُور کی	بُلبُل چہک رہی ہے ثنا میں حضورؐ کی
غنچوں میں عطر بیز ہے خوشبو حضورؐ کی	نیرنگیاں ہیں گُل میں محمدؐ کے نُور کی
ہم عاصیوں کو بخشش گئی پاک کر گئی	موج آگئی جو رحمتِ ربِّ غفُور کی
رحمت نے آکے جوش میں کیں غرق کشتیاں	عیبوں کی معصیت کی خطا کی قصُور کی
بُت کہہ رہے تھے وقت ہلاکت کا آگیا	آمد ہے اب تو شافعِ یوم النشُور کی
اکبر خدا کے فضل سے جنّت کو ساتھ ساتھ	پڑھتا ہوا چلوں گا میں نعتیں حضورؐ کی

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت، قوّت اور حسُن وجمال میں مشہور نزدیک ودُور تھے لیکن حضرت عبداللہ ان سب میں ممتاز اور یکتا [illegible] روزگار تھے تمام بلاد وامصار میں ان کے حُسن وجمال کا چرچا اور صُورت وسیرت [illegible] عوم تھی۔ تمام [illegible]

کا دم بھرتے تھے اور والدین بھی سب بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ کو چاہتے تھے۔ جس وقت عبداللہ مکہ کے بازاروں میں گزرتے تھے۔ تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں۔ وہ سب حضرت عبداللہ پر جان جمال سے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک اُن سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی۔ جب حضرت عبدالمطلب کو یہ بات معلوم ہوئی تو ہمہ تن ان کے نکاح کی فکر میں مصروف ہو گئے۔ اور زیادہ جُستجو تھی۔ کہ جو لڑکی قریش کے حسب نسب صورت و سیرت میں خُوب تر ہو وہ ان کے نکاح میں لائی جائے۔ چنانچہ وہب زہری کی لڑکی بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون صورت و سیرت میں لاثانی اور آثارِ سعادت ان کے نُورانی چہرے سے عیاں تھا۔ اہلِ تحقیق لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اس وقت یہ انتظام و اہتمام فرمایا کہ مکے میں جتنے مرد تھے ان میں سے حضرت عبداللہ کو اور جتنی لڑکیاں تھیں ان میں سے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کو انتخاب فرمایا تھا۔ کہ یہی دونوں میرے محبوب کے ماں باپ بنیں۔ روایت ہے کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب کے ہاتھ وہب زہری کے گھر بھیجا۔ وہب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا۔ شعر

بلبل ز ادب پانہد در صحن گلزار ما   تا گل بطلب گا رئ او لب نہ کشاید

اب مہر کی شرطیں وغیرہ باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں۔ غرضیکہ یہ رشتہ دونوں طرف پسند ہوا فریقین کا دل خورسند ہوا۔ عبدالمطلب نے وقتِ مقررہ پر دوست احباب کو جمع کیا اور نکاح کیا اور بی بی آمنہ خاتون کو بیاہ کر گھر لائے۔ پہلے ایک چاند روشن تھا۔ اب گھر میں دو چاند روشن ہو گئے۔ لکھا ہے کہ عبداللہ کے ماں باپ کبھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کبھی اپنی بہو کو دیکھ کر شکرِ خدا بجا لاتے تھے۔ کہ خدا نے جیسا بیٹا عطا کیا تھا۔ ویسی ہی بہو عنایت کی :۔

روایت ہے کہ جس دن نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کو عنایت ہوا بارہویں جمادی الاخریٰ شبِ جمعہ تھی۔ اس شب کو جو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بزرگی بخشی وہ بے انتہا ہے اللہ پاک نے طرح طرح کی خیر و برکت اہلِ عالم پر نازل فرمائی کہ شبِ قدر سے اس شب کو بہتر سمجھو اور افضل جانو تو زیبا ہے۔ اس رات کو جنت کے مہتمم کو حکم ہوا کہ تمام جنت کے دروازے کھول دے کہ ہمارا حبیب ماں کے شکم مبارک میں آیا ہے اور عالمِ ملکوت و جبروت میں یہ حکم سُنایا گیا کہ تمام مقدس مقاموں کو معطر کرو اور اطرافِ سماوات میں خوشبو بساؤ، چاروں طرف نُور کی شمعیں روشن ہوں۔ سارا جہاں خوشبو سے مہک جائے۔ عرش و کرسی یہ خوشخبری سُن کر مارے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارکباد ہونے لگی قصیدہ

مُبارک ہو کہ پیدا شاہِ عالم ہونے والا ہے   کہ جس کے نور سے گھر گھر اُجالا ہونے والا ہے
بجے گا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا   محمدؐ کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے

مٹے گی بُت پرستی تخت اُلٹیں گے شیاطیں کے   بُتوں کے ملک میں اللہ والا ہونے والا ہے
کھلیں گے خلق پر جُود و نوالِ حق کے دروازے   کہ کفر اسلام کے مُنہ کا نوالا ہونے والا ہے
گھٹائیں رحمتوں کی گلشنِ عالم میں چھائیں گی   کہ پیدا کالی کالی زُلف والا ہونے والا ہے
عرب میں چاند نکلے گا جہاں میں روشنی ہوگی   اندھیرے میں رسالت کا اُجالا ہونے والا ہے
نہ ڈالیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوقِ اُلفت کے   کہ پیدا اِس چمن میں سروِ بالا ہونے والا ہے
پلائے گا جو بھر بھر ساغرِ توحید مستوں کو   وہ ساقی شرابِ حق تعالیٰ ہونے والا ہے
شرابِ عشقِ احمدؐ پی یہاں دِل کھول کر اکبر   وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونے والا ہے

مولانا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں نُودی فی السمٰوات والارض بحملها من انواره الذّاتیه یعنی زمین اور آسمانوں میں خوشخبری سُنائی گئی انوارِ ذاتیہ محمدیہؐ سے آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کے حاملہ ہونے کی فنطقت بحمله کُل دابة القریش بفصاح لسان العربیه وخرّت الاسرة والاصنام علی الوجوه والافواه پس بول اُٹھے آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کے حمل کی خبر سُن کر تمام چوپائے قریش کے عربی زبان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہو گئے تخت بادشاہوں کے اور گر پڑے بُت مُنہ کے بَل اُلٹے وبشّرت وحوش المشارق والمغارب ودوابّها البحریته اور بشارت دی گئی مشرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرند و پرند اور دریائی جانوروں کو وبشّرت الجنّ بالهلال زمانه وانهلك الکهانته ورہبت الرّهبانیه اور بشارت دی جنّوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب ہونے کی اور سُست ہو گئی کہانت اور مِٹ گیا جوگیوں کا جوگی پنا داوقیت امانی المنام فقیل لها انّكِ حملت سیّد العلمین وخیر البریة فسمّیه محمدًا اذ وضعته فانه ستحمدُ بها اور آپ کی والدہ کو خواب میں خوشخبری دی گئی کہ کوئی ان سے کہتا تھا کہ تیرے پیٹ میں سردارِ تمام عالم اور بہتر ہے ساری خلقت سے اور جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ اس لئے کہ انجام نیک ہے۔ پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السّلام کو فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک عَلم سبز محمدی صلّے اللہ علیہ وسلّم لے کر دُنیا میں جاؤ اور اس عَلم کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کرد اور منادی کردو کہ آج کی رات نورِ محمدی صلّے اللہ علیہ وسلّم سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مشرف ہوئی ہیں اور اہلِ زمین خوش ہو اور فخر کرو کہ دونوجہان کے سردار حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے ہیں خوشا قسمت اس اُمّت کی کہ محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم سا پیغمبر پائے اور زہے تقدیر اس شخص کی کہ محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے اور پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

درُود وسلام اے خدا بھیج بے حد	بر درِ محمّد و آلِ محمّد
پڑھو درود پڑھو، عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

لکھا ہے کہ حضرت آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے سے پہلے اہلِ قریش بسبب خشک سالی کے قحط کی مصیبت میں مبتلا تھے۔ تمام درخت سُوکھ گئے تھے۔ سبزہ تک زمین پر دکھائی نہ دیتا تھا سب آدمی اور جانور دُبلے ہوگئے تھے۔ پریشانی ہی پریشانی تھی۔ جس وقت حضورؐ والدہ کے شکم میں رونق افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا۔ تمام درخت خشک سرسبز وشاداب ہوئے اور قِسم قِسم کے اناج کی فصل نہایت عمدہ ہوئی جانور سب موٹے ہوگئے۔ مویشی بکثرت دودھ دینے لگے اس سال ایسا چین وآرام اہلِ عرب کو ہُوا کہ اس برس کا نام سنۃ الفرح والابتہاج رکھا یعنی فرحت اور خوشی کا سال۔ غرضیکہ اس وقت عجب بہار تھی۔

قصیدہ

آمدِ مصطفےٰؐ سے ہے پھُولا پھلا چمن چمن	آئی بہار ہر طرف کھِلنے لگا چمن چمن
شادی ہے ہر مقام میں نخل ہیں سب قیام میں	ڈالیاں ہیں سلام میں سر ہے جھکا چمن چمن
کلیاں تمام کھِل گئیں شاخیں خوشی سے ہِل گئیں	بُلبلیں گُل سے مِل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
جھُومتا ہے شجر شجر تازہ ہُوا ہے پھُول پھُول	سبز ہوئی روش روش گُل سے بھرا چمن چمن
ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں	بلبلیں چہچہاتی ہیں صلِّ علیٰ چمن چمن
بادِ خزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سب کو آنٹتی	پھرتی ہے عطر بانٹتی بادِ صبا چمن چمن
نعت میں قیل وقال ہو مدحتِ ذوالجلال ہو	اکبرؔ خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

محدّث ابن الجوزی بیان المیلاد النبی میں لکھتے ہیں۔ صرف ترجمہ لکھتا ہوں۔ بخوف طوالت عربی نہیں لکھتا۔ لکھتے ہیں کہ جس وقت شب کو نورِ محمّدی صلّے اللہ علیہ وسلّم حضرت آمنہ کو عنایت ہُوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہُوا کہ اے عرش! انوار کے برقعے پہن لے۔ اے کرسی! فخر کی چادریں اوڑھ لے اے جنّت کی حورو! جنّت کی کھڑکیوں میں آراستہ ہو بیٹھو۔ اے فرشتو! نُور کے پٹکے باندھ کر عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے بہشت کے داروغہ! جنّت کے دروازے کھول دے۔ اے دوزخ کے مالک! جہنّم کے دروازے بند کردے کہ ہمارے محبوبؐ اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ روایت۔ حضرت آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینے تک مجھے کوئی علامت حمل کی ظاہر نہیں ہوئی۔ جو عموماً اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بار معلوم ہُوا کرتا ہے۔ [illegible] طبیعت کو

انبساط وشگفتگی ہوتی تھی اور سب سے زیادہ میری عزّت وتوقیر یہ ہوئی کہ مہینے میں ایک ایک پیغمبر آتے تھے اور مجھے خوشخبری سُناتے تھے یعنی یہ پہلے مہینے میں حضرت آدم علیہ السّلام تشریف لائے اور فرمایا اے آمنہ! تمہارے شکمِ مبارک میں وہ صاحبِ عزّت وتعظیم ہے جو سارے عالم کا بزرگ ہے اور دُوسرے مہینے میں حضرت نوح علیہ السّلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے شکم میں فرزند ہے جو صاحبِ نصرت وفتوح ہے۔ تیسرے مہینے میں حضرت ادریس علیہ السّلام اور چوتھے میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور پانچویں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور چھٹے میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ساتویں میں حضرت داؤد علیہ السّلام آٹھویں میں حضرت سلیمان علیہ السّلام اور نویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تشریف لائے اور سب نے طرح طرح کے فضائل کے ساتھ خوشخبری سُنائی۔ مولانا برزنجی اپنے رسالہ مولود شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد استحسن القیام عند ذکر مولد شریف ائمۃ ذو روایۃ ترجمہ اور تحقیق اچھا جانا اُٹھ کھڑے ہونے کو وقت ذکرِ پیدائش حضرت کے ان اماموں نے جو روایت کرنے والے ہیں فطوبی لمن کان یعظمہ پس بھلائی ہو جو اس کے لیے جسے تعظیم نبی صلعم پسند ہے۔ روایت ہے کہ چاند کے حساب سے نو مہینے پُورے ہوئے اور وقت آپ کی پیدائش کا قریب آیا تو آپ کی والدہ کے پاس بہت سی عورتوں کے ساتھ حضرت بی بی آسیہ اور حضرت مریم علیہما السّلام عالمِ قدس سے حاضر ہوئیں اور بہت سی جنّت کی حوریں ان کے ساتھ تھیں۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اس وقت مجھے کچھ پیاس محسوس ہوئی اسی وقت ایک نُورانی فرشتہ میرے پاس آیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک شربت کا گلاس بھرا ہُوا تھا۔ جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور اس میں گلاب سے زیادہ خوشبو آرہی تھی ہاتھ میں دیا اور کہا اسے پی لو۔ یہ جنّت سے تمہارے لیے شربت آیا ہے۔ چنانچہ خوب سیر ہوکر پیا۔ پھر کہا اور پیو میں نے اور پیا اس وقت تشنگی رفع ہوئی اور سکون حاصل ہُوا۔ پھر اس فرشتے نے یہ التجا کی اُظْهُرْ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اُظْهُرْ یَا سَیِّدَ الْعٰلَمِیْنَ اُظْهُرْ یَا خَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ ۵

مسدّس

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ	شہنشاہِ ابرار تشریف لاؤ
رسُولوں کے سردار تشریف لاؤ	دو عالم کے مختار تشریف لاؤ

زمیں کو بھی عزت ہو عرشِ عُلیٰ کی — دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی

کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو — کہ خوش جس سے روحِ رسولِ عربؐ ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو — اٹھو تاکہ تعظیم محبوبِ رب ہو

فجاء محمدؐ بشیراً نذیراً — فصلّوا علیہ کثیراً کثیراً

درودِ سلام بوقتِ قیام

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

فخرِ آدمؑ فخرِ حوّاؑ — فخرِ نوحؑ و فخرِ یحییٰؑ
فخرِ ابراہیمؑ و موسیٰؑ — فخرِ اسمٰعیلؑ و عیسیٰؑ

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے — دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے — عاصیوں کے لاج والے

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں — اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں — سامنے ہو کر سُنائیں

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دُعا کر — ہم درِ مولےٰ پہ جا کر
پہلے کچھ نعتیں سُنا کر — یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو — کیونکہ محبوبِ خدا ہو
اب تو بابِ جود وا ہو — ہاں جواب اُس کا عطا ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں — دور سے آئے ہوئے ہیں
تم پہ اِترائے ہوئے ہیں — ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا — لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا — لو سلام اب تو ہمارا

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدّعا ہو — ہم ہوں دربارِ خدا ہو
تم اُدھر جلوہ نما ہو — اس طرف سے یہ صدا ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

اکبرِ شیدا تمہارا — پھر رہا ہے مارا مارا
جا بجا تم کو پکارا — اس کی اب سُن لو خدارا

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

عاشقِ مائل کی سُن لو — بانیٔ محفل کی سُن لو
سامعیں کے دل کی سُن لو — اکبرِ بسمل کی سُن لو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ شاہِ انس و جاں ہیں — وارثِ کون و مکاں ہیں
رہنمائے دو جہاں ہیں — پیشوائے مرسلاں ہیں

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

نورِ رب العالمیں ہو — جلوہ حق الیقیں ہو
سرورِ دنیا و دیں ہو — دل میں آنکھوں میں مکیں ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

بادشاہِ انبیاء ہو — نورِ ذاتِ کبریا ہو
حامیٔ روزِ جزا ہو — خلق کے مشکل کُشا ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

عرشِ اعظم پر تمہیں ہو — خلق کے رہبر تمہیں ہو
ساقیٔ کوثر تمہیں ہو — شافعِ محشر تمہیں ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک — یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

قابلِ مدح و ثنا ہو
آپ کی توصیف کیا ہو
جو لکھوں اس سے سوا ہو
یعنی محبوبِ خدا ہو

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

دُور ہے غم کا کنارا
دیجیئے جلدی سہارا
سرورِ عالم خدا را
پار ہو بیڑا ہمارا

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

میرے مولا میرے سرور
پہلے قدموں پر رکھے سر
ہے یہی ارمان اکبرؔ
پھر گرے یہ سر اُٹھا کر

یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

چاہے یہ سلام پیش کرے

انیسِ مجلسِ شاہ و گدا سلام علیک
جلیسِ مسندِ عرشِ علےٰ سلام علیک

طبیبِ خلق حبیبِ خدا سلام علیک
دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک

زخاکِ ہند برائے صبا سلام علیک
رساں بجلوہ گہِ مصطفےٰؐ سلام علیک

ببر بہ گریہ وزاری زما گدایانش
ببارگاہِ شہنشاہِ ما سلام علیک

رساں ز عاجز و مسکیں نواز رحمتِ کُل
بحضرتِ شہِ ارض و سما سلام علیک

غریب پرور و بیکس نواز و رحمتِ کُل
پناہ بخشِ شفیع الوریٰ سلام علیک

رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
نبی خالقِ ہر دوسرا سلام علیک

ضیائے شمعِ شبستانِ حق علیک سلام
بہارِ انجمنِ کبریا سلام علیک

رسد ز اکبرِ بے چارہ یا نبیؐ ہر دم
ہزار بار بروحِ شما سلام علیک

نعت

جب کہ پیدا وہ شاہِ زمن ہوگیا
اک جہاں غیرتِ صد چمن ہوگیا
وقتِ میلاد ہر غنچہ گلزار میں
خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہوگیا

تخت اوندھے ہوئے اور ابلیس بھی
بے وطن بے وطن بے وطن ہوگیا
بُت شکستہ ہوئے اور خطاب آپؐ کا
بُت شکن بُت شکن بُت شکن ہوگیا
آپ کے روئے روشن پہ خود شیفتہ
ذوالمنن ذوالمنن ذوالمنن ہوگیا
آپ کے فیض سے بحرِ فضلِ خدا
موجزن موجزن موجزن ہوگیا
چاک عشاق کا ہجر میں آپؐ کے
پیرہن پیرہن پیرہن ہوگیا
تم پہ قرباں ہمارا شہِ انبیاء
جان و تن جان و تن جان و تن ہوگیا
آپ کے ہجر میں اکبرِ نیم جاں
خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہوگیا

مُسدّس

لو وہ فخرِ ایوبؑ تشریف لائے
لو وہ جانِ یعقوبؑ تشریف لائے
لو وہ کُل کے مطلوب تشریف لائے
لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے
سلامی خدا سے سلامی بشر ہوں
درود و سلام ان پہ آٹھوں پہر ہوں

مبارک ہو سرکار تشریف لائے
غریبوں کے غمخوار تشریف لائے
شفیعِ گنہ گار تشریف لائے
وہ کُل کے مددگار تشریف لائے
نبی سب براتی ہیں دُولھا یہی ہے
کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہے

شہنشاہِ عالم ہوا جلوہ فرما
مفضّل معظّم ہوا جلوہ فرما
شیاطیں کو ہے غم ہوا جلوہ فرما
رسولِ مکرم ہوا جلوہ فرما
وہ سلطانِ کونین پیدا ہوا ہے
کہ اللہ بھی جس پہ شیدا ہوا ہے

بیاں کر سکے کون توصیف اُن کی
کہ تعریف حق کی ہے تعریف اُن کی
گوارا نہ تھی حق کو تکلیف اُن کی
بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی
حسینوں کی سب خوبیاں لے کے آئے
حبیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے

کسی نے کہا یہ تو سردارِ کُل ہیں
کسی کی صدا تھی یہ ختمِ رسل ہیں
کوئی بولا گلزارِ وحدت کے گُل ہیں
کسی نے پکارا یہ خضرِ سبل ہیں
جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ
ندا آئی مختارِ دو کون ہیں یہ

ہے جن کا بڑا بول بالا وہ یہ ہیں
رسالہ کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں

ہے سارے میں جن کا اُجالا وہ یہ ہیں
جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں

رسول ان کا اقصیٰ میں خطبہ پڑھیں گے
ملک ان کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے

یہ بچپن میں بھی کارِ پیری کریں گے
فقیروں کی یہ دستگیری کریں گے

امیروں سے اُونچی امیری کریں گے
شہنشاہ ان کی فقیری کریں گے

بہت خوب تھے خوب ہیں خوب ہوں گے
خدا ان کو چاہے گا محبوب ہوں گے

یہ کُل میں حکومت ہے کس کی انہیں کی
بھلی سب سے امت ہے کس کی انہیں کی

بڑی سب سے عزت ہے کس کی انہیں کی
خدا کو محبت ہے کس کی انہیں کی

خدائی بھی ان کی خدا بھی انہیں کا
ہے سب سے بڑا مرتبہ بھی انہیں کا

نبی دینِ اسلام والے یہی ہیں
بڑے نیک انجام والے یہی ہیں

حقیقت میں احکام والے یہی ہیں
ہے ان کا نشاں نام والے یہی ہیں

یہی عرش پر ہوں گے معراج والے
قدم ان کے چومیں گے سب تاج والے

خبردار آشفتہ حالی خبر لے!
گدا کی شہنشاہِ عالی خبر لے!

بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے!
خبر لے غریبوں کے والی خبر لے!

خبر لے کہ ہے ہر بلا نے خبر لی
جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی

ہوئی ہے نہ ہوگی خوشی ایسی اکبر
ہوں عیدیں فدا عیدِ میلادِ شہؐ پر

ہوئے فرش سے عرش تک کُل معطّر
یہ عالم منوّر وہ عالم منوّر

دو عالم کیے ایک جلوہ میں روشن
مکان آمنہ کا بنا دشتِ ایمن

لاکھوں فرحتیں اس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضورؐ نے اس دُنیا کے ظلمت کدہ کو روشن فرمایا اور کروڑوں مسرتیں اس ساعت کی مسرت کے صدقے کہ جس ساعت میں سرکارِ اطہرؐ نے اس جہان کے ویرانے کو رشکِ گلشن بنایا۔ ازل سے ابد تک کی سب شادیاں اس شادیِ مولود پر فدا! ازل سے آخر تک کی کُل عیدیں اس عیدِ میلاد کے نثار ہوں اور کیوں نہ ہوں یہ سب انہیں کی تو طفیلی ہیں ؎

اشعار

عیدِ میلاد پہ تیری ہوں فدا کُل عیدیں
یہ بنے عید کا گُل گُل کی ہوں بلبل عیدیں

عیدِ میلادِ محمدؐ سے نہیں بڑھ سکتیں
لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمّل عیدیں

یہ بہاریں یہ پھبن ان میں کہاں سے آتیں
اگر نہ پاتیں میرے پیارے کا توسّل عیدیں

عیدِ میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی!
اپنی ہستی پہ کریں غور و تامّل عیدیں

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اُجالا ہو گیا۔ ہر در و دیوار پر نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و بامِ کعبہ پر معلوم ہوتے اور جس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اُتریں۔ ایک بی بی حوّا دُوسری بی بی آسیہ، تیسری بی بی سارہ، چوتھی بی بی ہاجرہ۔ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دُوسری کے پاس زمرد کا لوٹا، تیسری کے پاس سفید حریر۔ چوتھی کے پاس بہشتی عطردان۔ چاروں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلایا اور حریر سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان مہک گیا اور بہ زبانِ حال فرمایا

اشعار

لو اس مہ لقا کو گود میں لو
حبیبِ مصطفےٰؐ کو گود میں لو

اُجالا ہو گیا دونوں جہاں میں
اب اس بدر الدّجیٰ کو گود میں لو

جو چاہو فرحتِ دل راحتِ روح
تو اس راحت فزا کو گود میں لو

نگاہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں
لو اس یوسفؑ لقا کو گود میں لو

ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب
تم اپنے دل ربا کو گود میں لو

خدارا بد نگاہوں سے بچا لو
چھپا کر مصطفےٰؐ کو گود میں لو

ہے جنّت کا چمن قربان اس پر
گُلِ رنگیں ادا کو گود میں لو

وہ کہتی تھیں محبّت سے یہ اکبر
حبیبِ کبریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا۔ آپ اس وقت میری گود سے اُترے اور سجدے میں جا کر عرض کرنے لگے یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی یا اللہ میری امّت کو بخش دے یا اللہ میری امّت کو بخش دے۔

اشعار

سر سجدۂ معبود میں رکھ شہ نے عرض کی
یا ربّ ہب لی امتی یا رب ہب لی امتی

غیب سے آواز آئی وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ یعنی بخش دی تجکو تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے

آواز آئی اے نبیؐ بخشی تجھے اُمّت تری
تجھ پر ہوئی رحمت مری اعلیٰ ہوئی ہمّت تری

اور حکم ہوا کہ اَشْهَدُوْا یَامَلٰئِكَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَکَیْفَ یَنْسَاهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی گواہ ہوا ے فرشتو کہ میرا حبیبؐ پیدائش کے وقت بھی اپنی اُمّت کو نہیں بھُولا۔ پھر قیامت میں کیوں کر بھول جائے گا مسلمانو! قربان ہو جاؤ اس محبوبؐ پر جس نے دُنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر کی

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے کہ جس دن آپؐ پیدا ہوئے تمام روئے زمین پر ایک نور تھا۔ اور عجیب شاہانہ ظہور تھا۔ ہر مذہب و ملّت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے اپنے طریقے سے آپؐ کی خبریں دیتا تھا یعنی اہل کتاب اپنی کتاب سے اور نجومی ستاروں کے حساب سے، کاہن لوگ اپنے ضوابط و آئین سے، اصحاب فال اپنے قوانین سے۔ روایت ہے کہ بی بی صفیہؓ آپؐ کی پھوپھی فرماتی ہیں۔ کہ آپؐ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی۔ اس وقت تمام مکان روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپؐ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا۔ دُوسرے یہ کہ آپؐ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ اے صفیہؓ! یہ پاک و صاف ہیں تم تکلیف نہ کرو چوتھے آپ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔ پانچویں یہ کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن کی طرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جس پر نُورانی خط میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تھا۔ چھٹے یہ کہ اس وقت آپؐ نے بہت فصاحت کے ساتھ شہادت کی انگلی اٹھا کر یہ فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے حضرت عبد المطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ شریف میں تھا ایک بارگی دیکھا تھا۔ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھُوما پھر چار دیواری کے ساتھ جُھکا اور مقامِ ابراہیمؑ میں سجدہ کیا اور اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہو گئیں اور دیواروں سے دفعتہً یہ آوازِ تکبیر بلند ہوئی۔ اللہ کے مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ جس نے ان کی زیارت کی اس کے لیے سعادت ہے اور اپنی مُراد کو پہنچا۔ پھر حضرت عبد المطلب نے کوہ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ بھی کبھی

بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا تھا اور کوہ مروہ کی طرف دیکھا تو وہ بھی جوشِ مسرت سے اسی طرح مضطرب تھا۔ اب یہ غیب کی آوازیں سُن کر اور یہ کیفیات عجیب و غریب دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑے تھے کہ ایک آدمی گھر سے بُلانے آیا اور کہا کہ اے مکّہ کے سردار! بشارت ہو تم کو تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جس کے نُور سے تمام مکان روشن ہو گیا اور خوشبُو سے بس گیا۔ اور مکّہ کی گلی گلی چمک گئی اور مہک گئی۔ یہ سُن کر حضرت عبد المطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ سے پوچھا کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں۔ اس لیے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب و خیال ہے۔ حضرت آمنہ نے فرمایا سب سچ ہے اور جو عجائبات نظر سے گزرے تھے وہ سب بیان کیے تو حضرت عبد المطلب نے بکمال شوق دیکھنا چاہا۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاتفانِ غیب نے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے ان کی زیارت سے مشرف نہ ہولیں اس وقت تک اور کسی کو اجازت نہ ہوگی۔ یہ سُن کر حضرت عبد المطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اس طرف اشارہ کیا جہاں آپ جلوہ فرما تھے۔ عبد المطلب نے اس طرف قدم بڑھایا۔ فوراً ایک شخص غیب سے تلوار کھینچ کر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبد المطلب ڈر کر کانپنے لگے اور اُلٹے ہٹ آئے۔ ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا۔ مجبوراً چُپ رہے۔ منقول ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بُت اوندھے منہ گر پڑے۔ نوشیرواں بادشاہِ عجم کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہو گیا۔ چودہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے۔ شیاطین کے تخت اُلٹ دیئے گئے۔ سلاطین کی قوتِ ناطقہ سلب ہو گئی اور پارسیوں کا آتش کدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی تھی بالکل بجھ گیا۔ دریائے ساوہ جو عراق و عجم میں درمیانِ ہمدان اور قم کے پھر کوس چوڑا تھا بالکل سُوکھ گیا۔ صحرائے سماوہ جس میں ہزاروں برس سے پانی کی بُوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہو گئی کہ وہ ایک بڑی ندی ملکِ شام میں مشہور ہے۔ اللہ اللہ

قصیدہ

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا
کُفر غارت ہوا بُت گرے ٹوٹ کر مُنہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا
کیا بشر کیا مَلک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نُورِ حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوجیں ہر سمت سجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا

ہر طرف نورِ ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا سب کو جتنے حسیں تھے گھٹانے لگا

پھر تو بحرِ شریعت میں موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں اٹھیں
خوب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامینؑ آنے جانے لگا

کنگرے قصرِ کسریٰ کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتش کدوں کی بجھانے لگا خشک صحراؤں میں پانی بہانے لگا

سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رحمتِ حق چمن در چمن
کرکے اَنْتَ نَبِیْ پڑھ کے صلِّ علیٰ بلبلِ خوش نوا چہچہانے لگا

موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور اُلٹا سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفعِ حاجت کو ایک جا کیے دو شجر انگلیوں میں سے چشمہ بہانے لگا

ساتھ بوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ تھی پنجتن پاک پہنچے گلی در گلی
دل میں یہ مدعا اے خدا کر بھلی منہ سے ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا

جیسے تاروں میں جلوہ ہو ماہتاب کا وہ پرا باندھ کر چار اصحاب کا
سید ہارِ ستہ کسی کو بنانے لگا دل کسی کا ادا سے لبھانے لگا

اکبرِ خستہ کی چار ہیں التجا ان میں سے کوئی پوری ہو بہرِ خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا۔ ورنہ خدمت میں رکھ دل ٹھکانے لگا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جس نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا۔ وہ میں تھی آپ نے اسی وقت الحمد للہ فرمایا اس کے جواب میں غیب سے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا اور اسی وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اس کی روشنی میں ملکِ شام کے شاہی محل نظر آئے۔

روایت ہے عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے کہ آپ کی پیدائش کے وقت میں وہیں تھی۔ میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور ستارے آسمان سے اتنے جھکے میں سمجھی کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔

روایت ہے سفیان ہذلی سے کہ اس رات ہمارا قافلہ ملکِ شام کی راہ میں تھا۔ صبح ہوتے ہی آرام کے لیے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد کیا کہ سو رہیں۔ سب نے دیکھا کہ دفعتہً ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان میں معلق ہوا اور ندا کی اے سونے والو اٹھ بیٹھو کہ یہ وقت سونے کا نہیں ہے کیا نہیں جانتے ہو کہ اس وقت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ نے ظہورِ اجلال فرمایا۔ اسلام کا ستارہ چمکا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ ان واردات سے ہم سب کو خوف معلوم ہوا جب مکہ میں سب اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا نورانی آسمان سے زمین پر اترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں اور گھوڑوں کی آتی تھیں۔ وہ بادل حضرتؐ کو میرے پاس سے اٹھا کر لے گیا۔ اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی اور مشرق و مغرب کی طرف پھراؤ اور انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لے جاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہم سب پر ظاہر کر دو تاکہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی پکارنے والا پکارتا تھا کہ ان کی کنجیاں نبوت اور نصرت اور خزانۂ عالم کی اخلاق سب پیغمبروں کے دو۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ بعد ایک ساعت آپ کو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی۔ کیا خوب کیا خوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر مقرر ہوئے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو کمالاتِ ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوئے تھے وہ سب آپ کی ذات والا صفات میں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو اشرف و افضل بنایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ اور ان سب سے مومنین و صالحین اور اولیاء اور انبیاء کو انتخاب کیا اور ان کل میں سے جناب احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھانٹ لیا ازل سے اب ابد تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مہکتا ہوا کوئی ایسا پھول گلشن کائنات میں کھلا ہے نہ کھلے گا ۔ ے

جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
اک پھول کو اس میں چھانٹ لیا تھیں جتنی ڈالی پھولوں کی

وہ پھول عرب کے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا
جس نے کھل کر اس عالم میں اک شان نکالی پھولوں کی

اس گل کا محمدؐ نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
شاخ اس نے کاٹی کانٹوں کی بیل اس نے ڈالی پھولوں کی

اس کی ہی مہک سے مہکی ہے اس کی ہی چمک سے چمکی ہے
ہے جتنی نکہت غنچوں کی ہے جتنی ڈالی پھولوں کی

جنّت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے
یاں رنگ جُدا ہے پتّوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی

ہے رشک جگر کے زخموں کو حسرت ہے دل کے داغوں کو
روضہ پہ شہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولوں کی

طیبہ کا مالی کہلاؤں روضہ پہ چڑھانے کو آؤں
اک ہاتھ میں گجرا پھولوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی

یہ مدح سرائے حضرت ہے اس سے اس کو کیا نسبت ہے
اکبرؔ متوالا مولے کا بلبل متوالی پھولوں کی

واقعاتِ رضاعت

اس میں سب کا اتّفاق ہے کہ سات دن آپ کی والدہ نے دُودھ پلایا۔ پھر چندروز ثوبیہ ابولہب کی لونڈی نے دُودھ پلایا اور آپ کی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جس کو ابولہب نے مژدۂ ولادت شریف اس سے سُن کر آزاد کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دُودھ پلانا۔ روایت ہے کہ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے دشمنِ رسولؐ تیرا بعد مرنے کے کیا حال ہے۔ ابولہب نے بیان کیا کہ ہمیشہ سخت سخت عذابوں میں مبتلا رہتا ہوں۔ لیکن پیر کی رات کو ان دو انگلیوں سے دوزخ میں پانی پینے کو ملتا ہے۔ جن سے میلادِ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کرنے کا اشارہ کیا تھا اور میرے عذابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اس رات مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ مسلمانو! ذرا انصاف کرو کہ جب ایسا کافر دشمنِ رسولؐ کہ جس کی مذمّت

کا کلام اللہ گواہ ہے۔ میلادِ محمدی صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے تو جو مسلمان کہ جان و مال اس میلاد شریف کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام اور عطیّات سے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب الدّنیہ اور شرح شفائے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے ؎

درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو		پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو

ثوبیہ کے بعد یہ دولتِ ابدی وسعادتِ سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی۔ حلیمہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے ایک رات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی کہ اے بنی سعد کی عورتو! خبردار ہو اللہ تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی ہے کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے اور وہ دن کا سورج اور رات کا چاند ہے۔ دوڑو اور جلدی کرو اور شتاب اس دولت کو لو۔ خوشا تقدیر اس عورت کی جو اس کو دودھ پلائے۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میرے قبیلہ کی عورتوں نے جو سُنا تو اپنے خاوندوں کو ساتھ لے کر مکّہ کی طرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی سواریوں کو تیز ہانکنے لگیں۔ حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی نہایت ضعیف اور سُست تھی۔ ہر چند اس کو ہانکتی تھی لیکن وہ آہستہ چلتی تھی۔ اس وجہ سے مَیں پیچھے رہ گئی۔ جب مَیں مکّہ پہنچی تو دیکھا کہ میرے قبیلہ کی عورتیں جو مجھ سے پہلے پہنچ چکی تھیں۔ انھوں نے قریش کے لڑکے جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لیے۔ اور مَیں نے ہر چند تلاش کی کوئی لڑکا مجھ کو نہ ملا۔ تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی۔ دفعتہً کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد بڑی شان والے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر ہوتی تھی کھڑے ہیں۔ مَیں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں۔ آدمیوں نے کہا مکّہ شریف کے سردار عبد المطلب ہیں۔ پھر حضرت عبد المطلب نے بآوازِ بلند کہا کہ اے بنی سعد کی عورتو! تم میں سے کوئی باقی ہے جو ہمارے پوتے کو لے۔ حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں جلدی سے بول اٹھی "فقط مَیں باقی ہوں" انھوں نے میرا نام پوچھا تو مَیں نے کہا حلیمہ، تو بولے کہ اے حلیمہ! میرا ایک پوتا ہے کہ اس کا نام محمد صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔ بنی سعد کی عورتوں نے اسے یتیم جان کر نہیں لیا تو اسے لے لے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ مَیں ان کے ہمراہ مکان میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بی بی کہ چہرہ ان کا جیسے چودھویں رات کا چاند ہو بیٹھی ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ حضرت عبد المطلب نے میرا حال بیان کیا۔ سُن کر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی اور اس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے۔ ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اوڑھے سو رہے تھے۔ اور اس نورانی جسم میں سے خوشبو مہک رہی تھی

جس وقت میری نظر آپ کے جمالِ باکمال پر پڑی۔ ہزار جان سے عاشق ہوگئی اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہوکر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینۂ مبارک پر رکھا۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دے کر گود میں اُٹھا لیا۔ اور اپنی داہنی طرف سے دودھ پیش کیا۔ آپؐ نے پیا۔ پھر میں نے چاہا کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں لیکن آپ نے نہیں پیا اور اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ یہ انصاف اور یہ عمر۔ شعر

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دودھ پیا ہے	نصف آپ لیا نصف برادر کو دیا ہے
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے کہ بی بی حلیمہ آپؐ کو لے کر تین دن مکہ میں رہیں۔ پھر رخصت ہوئیں جب اپنے مقام پر آئیں اور ان کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لے کر میں بھی چلی تو اونٹنی پر آگے حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا تو اونٹنی نے کعبہ کی طرف سجدے کیے اور تیزی اور چالاکی سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں پیچھے رہ گئیں اور اونٹنی اس دولتِ عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ کو لے کر کیسی اترائی ہوئی زبانِ حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی کہ ابیات

میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں	خدا کے دُلارے کو لے کر چلی ہوں
نصیبہ مرا ناز کرتا ہے مجھ پر	کہ روشن ستارے کو لے کر چلی ہوں
ہیں سب انبیاء ان کا مُنہ تکنے والے	میں کُل کے سہارے کو لے کر چلی ہوں
ہوئے دو جہاں جس کے جلووں سے روشن	اُسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں
چلی رقص کرتی وہ یہ کہہ کے اکبر	میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں

پیچھے جو رہ گئی تھیں یہ حال دیکھ کر وہ سب قبیلہ والیاں کہنے لگیں۔ کہ اے حلیمہ! یہ کیا بات ہے کہ آتے وقت تو تیری اُونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی۔ اور اب یہ سب سے آگے آگے جاتی ہے۔ اور اب تو تیری اُونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے۔ اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ وہ اُونٹنی بولی اور کہنے لگی قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہیں۔ ابیات

جس قدر ناز کروں آج مجھے زیبا ہے	کہ مری پشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمتِ عام کو مکے سے چلی ہوں لے کر	میں بھی یکتا ہوئی راکب جو مرا یکتا ہے
آج وہ دن ہے کہ گردوں پہ زمیں ہنستی ہے	اس پہ اس شان سے یہ چاند جو آ نکلا ہے

ایسے نوشے کے بھلا کیوں نہ میں سہرے گاؤں	سب نبی جس کے براتی ہیں یہ وہ دُولھا ہے
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

پھر حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہؓ! اب تیرے نصیب جاگے کیونکہ تیری گود میں حبیبِ خدا احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ہیں جو تمام مخلوقات جن و بشر کے سردار ہوں گے اور ان کی سب کائنات فرمانبردار ہوگی اور کہتی ہیں کہ جس منزل میں جاکر قیام کرتی آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا۔ جب میں گھر پہنچی تو آپؐ کے قدم کی برکت سے میرے گھر میں اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری بکریاں بیائیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں اور میرے سب جانور موٹے تازے ہوگئے۔ جب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو اپنی بکریوں کو ساتھ چرانے لگے اور میرے یہاں سے حضرت کے پاؤں کا دھوون لے جاکر اپنے جانوروں کے حوضوں میں ڈالنے لگے تو ان کے جانور بھی موٹے تازے ہوگئے اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلہ کی بکریاں حضرتؐ کو اکثر سجدہ کرتی تھیں اور پائے مبارک کو چومتی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے سب کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ اور سب کو آپؐ کا اعتقاد بڑھ گیا۔ جس کسی کو کوئی بیماری ہوتی تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگا تا مرض دُور ہو جاتا اور اس جگہ سے کہ جس جگہ ہاتھ لگتا تھا خوشبو آنے لگتی تھی۔ اور حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ جس روز سے آپؐ میرے یہاں تشریف لائے مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ رہی۔ آپؐ کے چہرۂ انور سے مکان روشن رہتا تھا اور جب کبھی اندھیری کوٹھڑی میں جانے کی ضرورت ہوتی تو حضرتؐ کو گود میں لے جاتی تو وہ کوٹھڑی روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینی ہوتی بے تکلف اس نُور کی روشنی میں لے لیتی تھی:

غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ	بڑے علم والے کو لائی حلیمہؓ
ملا دین و دُنیا کا سردار تجھ کو	تری بات حق نے بنائی حلیمہؓ
یہ حلم و ثواب ان کے حصّہ میں آیا	کھلائی تو یہ ہے دائی حلیمہؓ
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے	گُلِ ہاشمی جن کے لائی حلیمہؓ
وہ اللہ والا تری گود میں ہے	ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت	عجب روشنی تو نے پائی حلیمہؓ
بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے	بڑی دولتیں لُوٹ لائی حلیمہؓ
جو حور و ملک کو میسّر نہیں ہے	وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہؓ

تری گود میں وہ گُل مطلب ۔ کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
نبیؐ تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی ۔ بڑی کی یہ تو نے کمائی حلیمہؓ
ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر ۔ بنی جب محمدؐ کی دائی حلیمہؓ

اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچھونوں پر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں آپؐ نے اپنے بستر پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے بلکہ معمول تھا کہ وقتِ مقررہ پر پیشاب یا پاخانہ سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب یا پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرتؐ کا مُنہ دُھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا تھا۔ مجھے نہلانے دُھلانے پونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینے میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنے بڑھتے تھے۔ چنانچہ دُوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت سے اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفصاحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً ط پھر نہایت عقلمندی کی باتیں فرمانے لگے کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلنے کو آپؐ سے کہتے تو آپؐ فرماتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا۔

غزل

جو لڑکے باہم جا بجا کھیلتے تھے ۔ نہ ان میں کبھی مصطفیٰؐ کھیلتے تھے
روایت ہے اکثر محلّوں کے لڑکے ۔ جو مکّہ کی گلیوں میں آ کھیلتے تھے
سمجھاتے تھے ان کو بھی راہِ ہدایت ۔ عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے
کہیں لات ماری کہیں توڑ ڈالا ۔ بُتوں میں رسولؐ خدا کھیلتے تھے
صنم توڑے تختِ شیاطین اُلٹے ۔ وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے
کھلونے بنے چاند سورج نبیؐ کے ۔ اشاروں پہ سوئے سما کھیلتے تھے
تھی عرفاں کی گیند اور وحدت کا بلّا ۔ وہ میدانِ ہُو میں سدا کھیلتے تھے
نہ کھیلے تھے وہ کھیل نبیوں نے اکبر ۔ جو یہ خاتم الانبیاءؐ کھیلتے تھے

اور بچپن سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اُٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہہ کر اُٹھاتے اور تمام شجر و حجر

آپؐ پر درود و سلام بھیجتے تھے :-

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ۔ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ کبھی چاند سے باتیں فرماتے تھے اور جس طرف اُنگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اُسی طرف پھر جاتا تھا۔ فرشتے آپ کو جھُولا جھُلاتے تھے۔ یہ حلیمہؓ سعدیہ قبیلۂ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے کہ میں افصح العرب ہوں اس لیے قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشوونما پائی۔ **روایت** حلیمہؓ سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ بھائی دن کو گھر میں نہیں رہتے۔ حلیمہؓ بولیں دن کو بکریاں چرانے جایا کرتے ہیں۔ فرمایا کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کریں گے۔ حضرت حلیمہؓ سعدیہ کو آپ کے کمالات بابرکات دیکھ کر بے حد محبت ہو گئی تھی یہ چاہتی تھیں کہ ایک گھڑی جُدا نہ ہوں اس لیے بہلاتی تھیں اور پیارے الفاظ سے آپ کو لوریاں دے کر سُلاتی تھیں اور زبانِ حال سے یہ فرماتی تھیں۔

لوری

یہ حلیمہؓ کہہ رہی تھیں مرے گُلعذار سو جا ۔ ترے جاگنے کا صدقہ مری جانِ زار سو جا
تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سو جا ۔ راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سو جا
بنی سعد کا قبیلہ ہوا باغ باغ تجھ سے ۔ مرا دُودھ پینے والے گُلِ نَو بہار سو جا
مرا دل ہو تجھ پہ واری مری جان تجھ پہ صدقے ۔ مرے نورِ عین سو جا مرے شیر خوار سو جا
ہے یہ عین وقتِ راحت مرے سینہ سے لپٹ جا ۔ آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سو جا
ہے یہ گرمیوں کا موسم کڑی دُھوپ پڑ رہی ہے ۔ نہ جا بکریاں چرانے سوئے کوہسار سو جا
جھُولا جھُلا رہے تھے کہہ کہہ کے یہ فرشتے ۔ آرام کر دو حبیب پروردگار سو جا
تری چاند سی جبیں پر مری روح ہو تصدق ۔ تری مست انکھڑیوں پر مری جاں نثار سو جا
کیا جانیں کیا کریں گی تری سُرمگیں نگاہیں ۔ ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار سو جا
ہے یہ وعدہ اس کا سچّا اللہ بخش دے گا ۔ اُمّت کے مارے اتنا نہ ہو بے قرار سو جا
ہُوا اور رحم پائے شہ پر تو کہا خدا نے اکبر ۔ ترا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سو جا

لیکن حضورِ انور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیمہؓ کو دل شکنی بھی پسند نہ ہوئی اور آپؐ کا مُنہ ہاتھ دھویا۔ بالوں میں کنگھی کی، سُرمہ لگایا کپڑے سفید پہناتے اور ایک ہار مہرہ مُنی کا نظرِ بد

کے خیال سے گلے میں ڈالا۔ آپؐ نے اسی وقت وہ ہار نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرا حافظِ حقیقی میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپؐ عصا لے کر بھائیوں کے ساتھ ہو لیے اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوئے۔ دوپہر کے وقت بیٹا حلیمہؓ سعدیہ کا دوڑتا روتا پیٹتا بدحواس گھر میں آیا اور کہا کہ اے امّاں! بھائی حجازی کی جلد چل کر خبر لے۔ شاید ہی ہے کہ تو اس کو زندہ پا سکے۔ حلیمہؓ یہ سُن کر گھبرائیں اور کہا کہ تو ان کا مفصّل حال بیان کر۔ اس نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگل میں تھے ناگاہ دو شخص آئے اور ان کو اٹھا کر لے گئے اور پہاڑ پر لے جا کر ان کا پیٹ چاک کیا اور آگے کا کچھ حال مجھے نہیں معلوم کہ کیا گزرا۔ یہ سُن کر حلیمہؓ اور اس کا شوہر سخت حیران و پریشان ہوئے اور دونو بیتابانہ پہاڑ کی طرف دوڑے۔ جب آپؐ کے پاس پہنچے تو صحیح و سالم پایا اور دیکھا کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور چہرۂ مبارک متغیّر ہو رہا ہے۔ حلیمہؓ کو دیکھ کر آپ نے تبسّم فرمایا۔ حلیمہؓ دوڑ کر لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا اور ماجرا دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا اے مادرِ مہربان! میں بھائیوں کے ساتھ چراگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتاً دو شخص ہیبت ناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ کہتے ہیں کہ وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ تھے۔ بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کی طرف اٹھا لائے۔ ایک کے ہاتھ میں ابریق نقرہ دُوسرے کے ہاتھ میں طشتِ زمرّدین تھا کہ جو برف سے لبریز تھا۔ ایک نے بہ لطف و مہربانی تکیہ دے کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا تھا کہ کچھ درد و الم مجھے معلوم نہیں ہوا۔ پھر پیٹ میں ہاتھ ڈال کر آنتیں نکالیں اور برف کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ پھر دُوسرا شخص اپنے ساتھی سے بولا کہ بس ہٹ جاؤ۔ اب جو حکم میرے لئے ہے اس کی تعمیل کروں اس نے بھی میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس میں نکال کر پھینک دیا اور کہا هذا حظ الشیطان منك یا حبیب الله ط یعنی اے حبیب اللہ کے، یہ شیطان کا حصّہ ہے تجھ سے، بعد اس کے میرے دل کو معرفتِ حق اور یقینِ صادق اور نورِ ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھ دیا اور ایک نُورانی خاتم سے مُہر کی اور ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا۔ جس کا اثر میرے جسم کی رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے اور وہ شگاف فوراً بھر گیا اور سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور ایک خط سینہ سے ناف تک باقی تھا ؛

	پڑھو دُرُود پڑھو عاشقو دُرُود پڑھو		دُرُود سے کبھی غافل نہ ہو دُرُود پڑھو	

بی بی حلیمہؓ آپ کو پہاڑ سے گھر لے گئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپؐ کو مکّہ پہنچا دیا جائے۔ حلیمہؓ کہتی ہیں کہ رات کے وقت غیب سے آواز آئی کہ اب خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور بطحائے مکّہ تجھے خوشخبری ہو کہ نُور اور روشنی اور زیب و زینت تجھ میں پھر آتی ہے۔ القصّہ آپ کو مکّہ پہنچا دیا۔ حضرت عبد المطلب آپ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہؓ کے ساتھ کمال احسان و انعام و اعزاز سے پیش آئے اور اس قدر مال و زر دیا کہ مالا مال کر دیا۔ لکھا ہے

کہ حضرت حلیمہؓ سعدیہ پھر دوبار خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ایک دفعہ نبوّت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے زمانہ میں اور دُوسری بار جنگِ حنین کے دن۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادرِ مبارک کا ان کے لئے بچھونا کیا اور بہت احسان اور بخشش کی۔ اور حضرتؐ نے ان کو بہت کچھ دے کر رخصت کیا۔ پھر حضرت حلیمہؓ اپنے خاوند اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں ؛

	پڑھو دُرُود پڑھو عاشقو دُرُود پڑھو		دُرُود سے کبھی غافل نہ ہو دُرُود پڑھو	

حُلیہ شریف

خلقت تمام اعضائے رئیسہ مبارک کی اعتدال پر تھی اور اعضا کا اعتدال مزاجِ اقدس کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ قدِ آپؐ کا میانہ گویا بوستانِ لطافت کا ایک نہایت زیبا نونہال ہے۔ اور اس میں معجزہ یہ تھا کہ جب سامنے آپؐ تشریف لاتے تو سب آدمی آپؐ کے مقابلہ میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے بیچ بیٹھتے تو آپؐ کے مونڈھے سب سے بلند ہوتے۔ دُوسرے یہ کہ آپؐ کے قدِ مقدّس کا سایہ نہ تھا۔ چاندنی میں نہ سُورج کی دُھوپ میں۔ روایت ترمذی و حاکم:۔ سر آپ کا بڑا تھا۔ لیکن اس قامتِ زیبا پر نہایت موزوں اور خوشنما تھا۔ بال آپؐ کے گھونگر والے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ اور ایک معجزہ بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر انہیں دھو کر بیماروں کو پلاتے تو شفا پاتے تھے۔ پیشانی ایسی نُورانی تھی کہ جیسی اندھیری رات میں چاند روشن ہو۔ چہرۂ انور آپ کا صاف و شفّاف اور روشن تھا کہ ہر چیز کا عکس اس میں معلوم ہوتا تھا اور گول تھا۔ حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے۔ اللہ پاک ان سے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

ابیات

پتلی پتلی بھویں تھیں خوش منظر — ہوئے قربان ہلالِ عید ان پر
ناک آلائشوں سے پاک ایسی — شمع کی لَو بلند ہو جیسی
رہتیں آنکھیں بغیر سُرمہ سیاہ — کثرتِ شرم سے زمیں پہ نگاہ
دونو آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے — اور رخسار گورے گورے تھے
گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی — سُرخی آمیز گوری رنگت تھی
خطِ مشکیں تھا آپؐ کا گنجان — اور کشادہ تھے آپؐ کے دندان

لب سے گویا ٹپکتی رحمت تھی
پشت پر خاتمِ نبوّت تھی

خوش نما صاف لمبی تھی گردن
گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن

سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار
اور شکم صاف مطلع الانوار

تھا بدن صاف آپ کا بے مُو
تھی پسینہ میں عطر کی خوشبُو

جوڑ اعضا کے تھے بہت مضبُوط
ایک سے ایک خوشنما مرْبُوط

لمبی لمبی تھیں اُنگلیاں زیبا
ہاتھ نرمی میں غیرتِ دیبا

تلوا پاؤں کا تھا بہت گہرا
رہتا چلنے میں خاک سے اُونچا

آپؐ کے حُسنِ بے مثال اور جمال باکمال کا عالم یہ تھا کہ صحابہؓ قسم کھا کر فرماتے تھے اقسم باللّٰہ لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہٗ یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے آپ کی مانند نہیں دیکھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مارایتُ شیئًا احسن مِنْ رسُولِ اللّٰہ کَاَنَّ الشمس تجری فی وجھہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے خوبتر کوئی شے نہیں دیکھی ۔ گویا آفتاب کا نُور آپ کے چہرہ میں جاری ہو رہا ہے ۔ اللہ اللہ آپ کے حُسن وجمال کو دیکھ کر دل بے تاب ہو جاتے تھے ۔ نگاہیں تڑپ جاتی تھیں ۔

قصیدہ

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
روشن ہیں ترے نُور سے سورج بھی قمر بھی

دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی
بول اُٹھے ترے حُکم سے پتھر بھی شجر بھی

جس وقت چلے تم ہوئے خوشبُو سے معطّر
کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در بھی

محبوبِ دو عالم ہے کدھر دیکھئے دیکھے
مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں اُدھر بھی

ہاں او خدنگ انداز ہمیں چھوڑ نہ بسمل
صدقے ترے اک تیرِ نظر ادھر اور ادھر بھی

دے ڈالیں گے جاں شربتِ دیدار کے بدلے
مرنے پہ تو ملتا ہے تو ہم جائیں گے مر بھی

اک مَیں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے
اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی

حقّا ہے تری یاد سے آباد زمانہ
گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی

اُف اُف یہ تری گرمیٔ رفتار سوئے عرش
جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریلؑ کے پر بھی

پھرتا ہوں تصوّر سے مدینے کے چمن میں
گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی

اک دم میں وہ حل کرتے ہیں ہر عقدۂ لاحل
وابستہ اشاروں میں قضا بھی ہے قدر بھی

ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں کھڑے آس لگائے
یا شاہِ دو عالم نظرِ لطف ادھر بھی

کیا وقتِ عبادت ہے سہانا اٹھو اکبر
ہیں نغمہ سرا حمد میں مرغانِ سحر بھی

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی، جب روشن ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسُول مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اندھیری رات سے زیادہ کالے گیسوؤں اور اُجلے دن سے زیادہ روشن رخساروں کی قسم کھائی ہے اور ان کی بہاریں اور ان کی پھبن ان کے دردمندوں سے پوچھو جن کی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ	قصیدہ	عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

والّیل کی خوشبُو سے مہکتے ہیں یہ کالے ۔ اے گیسوؤں والے
ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار ۔ پُرسش نہ ہو زنہار
رحمت سے جسے اپنی تو کملی میں چھپالے ۔ اے گیسوؤں والے

اندھوں کو نظر آئیں پھر احمد کے کُل انداز ۔ کھل جائیں یہ سب راز
دم بھر کے لیے میم کا پردہ جو اُٹھالے ۔ اے گیسوؤں والے

اب بارشِ رحمت کے لئے آکے جھکا ہے سب جان لیا ہے
سایہ ہے ترے قد کا نہیں بال یہ کالے ۔ اے گیسوؤں والے

جو اُمّتِ عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر ۔ رکھ دے مرے سر پہ
یہ بوجھ ہے بھاری مرے سر تیری بلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

چل چل کے تری راہ میں قیمت ہوئی افزوں ۔ اب دینے لگے خوں
گوہر سے بنے لعل مرے پاؤں کے چھالے ۔ اے گیسوؤں والے

کہتی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ ، امداد کو آ جا !
کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں مری ٹالے ۔ اے گیسوؤں والے

یہ گور کی منزل بڑی پُرخوف وخطر ہے ۔ ہر طرح کا ڈر ہے
بے کس کی یہاں کون خبر تیرے سوا لے ۔ اے گیسوؤں والے

عیبوں سے مرے ہند وہ تاریک ہوا ہے۔ اقدام بلا ہے
صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بلا لے۔ اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کے شرابوں کے پیالے اے گیسوؤں والے
قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنالے۔ اے گیسوؤں والے
میرے دلِ صد چاک کا تو شانہ بنالے۔ اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زُلف کے بالوں کی بلالے۔ اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبریلؑ سے خالق نے کہا جاؤ سویرے۔ محبوبؐ سے میرے
یہ کہنا کہ آ وصل میں خلوت کا مزا لے۔ اے گیسوؤں والے
راجاؤں کے سر پر ہے بنایا تجھے راجہ۔ معراج ہے آ جا
اب کھول دیئے سات سماوات کے تالے۔ اے گیسوؤں والے
ہم نے تو تجھے دیکھ لیا دیکھ لے تو بھی جو ہم میں ہے خوبی
آنکھوں میں ذرا سُرمۂ مازاغ لگالے۔ اے گیسوؤں والے
حضرتؐ نے کہا حق سے یہ جا کر مرے غفار۔ امت ہے گنہگار
فرمایا کہ غم اس کا نہ کر بخش دیا لے۔ اے گیسوؤں والے
بخشا تری امت کو کہیں ذکر نہ کرنا۔ کچھ فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے بس اب تیرے حوالے۔ اے گیسوؤں والے
جس منزلِ محمود میں تو جلوہ فگن ہے۔ وہ رشکِ چمن ہے
اکبر کی دعا لے، اکبر کو بُلا لے۔ اے گیسوؤں والے

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بر روحِ محمد و آلِ محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

از روئے احادیث کل مقدس و متبرک مقاموں سے چار مقام افضل مانے گئے۔ ایک مکہ شریف

ایک مدینہ شریف، ایک عرشِ معلیٰ، ایک بیت المقدس۔ اور ان چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا ہے اور یہ فضیلت اور عظمت مدینہ کی زمین کے اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس میں جسم پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملا ہوا ہے۔ یہ ٹکڑا سب سے افضل و اعلیٰ انور و اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پُر نور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پاک قدم کی بدولت ہیں ۞

قصیدہ مدینہ شریف

نبیؐ کے قدم آئے سوئے مدینہ — بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ
نہیں بھاتیں واعظ مجھے اور باتیں — کئے جایئے گفتگوئے مدینہ
ادب سیکھو رضواں یہ جنت نہیں ہے — چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ
سفید و سیہ میں ہے جس کا اُجالا — ہے اس میں وہی ماہ روئے مدینہ
خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود — قسم جس کی کھاتا ہے کوئے مدینہ
گریباں میں منہ ڈال کر اپنا دیکھے — ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ
مبارک ہو لے کر مجھے کس ادا سے — مدینہ چلی آرزوئے مدینہ
ہو دل تیرے صدقے نظر تیرے قربان — حبیبؐ خدا ماہ روئے مدینہ
دکھا بلبلِ روحِ اکبر کو یارب — بہارِ گلستانِ کوئے مدینہ

دیگر

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ — مری خاک ہو خاک کوئے مدینہ
ہے حسرت مری روح کو بن کے قمری — میں کوکوں سدا کو بکوئے مدینہ
کبھی بابِ جبریلؑ پہ نغمہ سنجی — کبھی نعت خواں روبروئے مدینہ
یہ جنت سے تعبیر کرتے ہیں جس کو — ہے ویرانہ اک چار سوئے مدینہ
مریضوں کو نُسخہ طبیبوں کو مژدہ — ہے خاکِ شفا خاکِ کوئے مدینہ
تمنا ہے یارب دکھا دے سنگھا دے — تجلّئ محبوب بوئے مدینہ
مرے پاؤں اور خاک صحرائے طیبہ — مرا سر ہو اور خاکِ کوئے مدینہ
ہو آنکھوں میں ٹھنڈک اور کلیجے میں ٹھنڈک — ترے نور سے ماہ روئے مدینہ
مدینہ بنے میرا دل یا الٰہی — مدینہ بنیں ہو ماہ روئے مدینہ

جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن | لگا آنکھ میں خاک پائے مدینہ

ارشاد فیض بنیاد وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ اور ہم نے تمہارا ذِکر بلند کیا۔ اس آیتِ مقدس سے بھی اللہ تعالیٰ کو جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے اس کا خوب پتہ چلتا ہے۔ آپ کے ذکرِ پاک کی رفعت اللہ اللہ یعنی تمام قرآن شریف میں آپ کے خطابوں، آپ کے اسمائے پاک کی آرائش ہے جنت کے درختوں، قبوں، خیموں، عرش کی پیشانی پر آپ کے ذکرِ خیر کی زیبائش ہے۔ اور زمین پر مسجدوں میں آپ کے ناموں کی پانچوں وقت پکار، ممبروں پر خطبوں میں آپ کی مدائح کا اظہار ہر ملک میں آپ کا شہرہ ہر زبان میں آپ کا ذائقہ، خانقاہوں میں آپ کے اوراد واشغال ذکر و فکر کی ہُو حق، درس گاہوں میں آپ کے حُسن و جمال خلق و کمال کا سبق، وعظ کی مجلسوں میں آپ کے تذکرے اور مناجاتیں، مولود شریف کی محفلوں میں آپ کے سوانح اور نعتیں ہیں ؛

نعت

نعتوں کے مضامیں کی ہو جلوہ نما ڈالی
اکبر انہیں پھولوں کی چن چن کے سجا ڈالی

اس شان سے حضرت کے سر پہ چڑھا ڈالی
کلیوں کے بنا گجرے پھولوں کی بنا ڈالی

دیوان کا ہر صفحہ کشتی ہے جواہر کی
توصیف محمدؐ کی ہے سب سے سوا ڈالی

بیماریٔ عصیاں کا پتا نہ لگا رکھا
جب تیری شفاعت نے صحت کی ہوا ڈالی

مسرور ہوئیں آنکھیں پُر نور ہوئیں آنکھیں
جس جس نے محمدؐ کی خاکِ کفِ پا ڈالی

رضواں تری جنت کے طیبے ہیں کب اچھے
پتوں سے ہلا پتے ڈالی سے ہلا ڈالی

نازاں نہ ہوں کیوں عاصی حضرتؐ کی شفاعت پر
سب آگ گناہوں کی رحمت سے بجھا ڈالی

اے منکر دیکھو تو ہر نخل کو جھک جھک کر
تعلیم محمدؐ کا دیتی ہے پتا ڈالی

ستار ترے آگے کیا پیش کرے عاجز
عیبوں کی جو گٹھڑی تھی رحمت نے چھپا ڈالی

انگور کی جا دِل ہیں۔ بادام کی جا آنکھیں
منظور یہ تھا محبوبِ خدا اٹھا ڈالی

اے ابرِ کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا
ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضہ پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی
طاقوں میں بنا جالی، جالی میں سجا ڈالی

معجزات جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دونو جہان تابع فرمانِ محمدؐ | اللہ سے کم سب سے بڑی شانِ محمدؐ
رتبے میں ہے یہ عرشِ معلی سے بھی اونچی | اللہ غنی کرسیٔ ایوانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک عورت ایک شخص کو لائی جو پیدائشی گونگا تھا اور ایک لفظ کبھی اس کی زبان سے نہیں نکلا تھا۔ جب حضورؐ نے اس سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ تو وہ گونگا کہتا ہے اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ۔ شعر

جب گونگے نے کی آپ کی تصدیقِ رسالت | پھر کیوں نہ ہو کوئی ثنا خوانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ جناب رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو اِدھر تشریف لے گئے تو ایک بھیڑیے نے اس چرواہے کو خبر دی کہ تیرے جنگل میں رسولِ خدا تشریف لائے ہیں تو ان کے حضور میں حاضر ہو اور تیری بکریوں کی میں حفاظت کروں گا۔ چرواہا یہ خبر سن کر فوراً حضور میں حاضر ہوا اور ایمان لا کر قربان ہونے لگا۔ شعر

کی بھیڑیے نے دشت میں گلّے کی حفاظت | چرواہا بھی ہونے لگا قربانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک مریض مستقی جس کو جلندھر کا مرض تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے بہت علاج کئے لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوتی۔ اسی وقت حضورؐ نے تھوڑی سی خاک زمین سے لے کر اور اس میں تھوڑا لعابِ دہن ملا کر دیا اور اس نے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہو گئی اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں کے صدہا علاج ہوئے لیکن صحت نہیں ہوئی۔ حضورؐ نے کچھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اسی وقت پٹ سے کھل گئیں سُبۡحَانَ اللّٰہ شعر

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا | صدقے ترے اے چشمۂ فیضانِ محمدؐ

معجزہ:- حضور پاکؐ کا ایک غلام سفینہ نام کہیں جا رہا تھا۔ جنگل میں پہنچ کر راستہ بھول گیا سامنے سے کیا دیکھتا ہے کہ شیر ڈھیاں چلا آتا ہے یہ دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا کہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں۔ شیر نے حضرتؐ کا نام سنتے ہی گردن جھکا لی اور دُم ہلا کے آگے ہو لیا۔ یہاں تک کہ راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بولا اور سلام کر کے چل دیا۔ سُبحان اللہ۔ شعر

گمراہی کے دریا کو سفینہ سے ترایا	ہیں شیر زیاں خنز غلامانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک اونٹ نے حضورؐ کو سجدہ کر کے عرض کیا کہ میرا مالک مجھ پر بہت لادتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے۔ حضورؐ نے اس کے مالک کو بُلا کر اس کی سفارش کر دی کہ اس پر بوجھ کم لادا کر اور پیٹ بھر کر چارہ دیا کر۔

معجزہ :- اسی طرح ایک روز حضورؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ نہایت شریر تھا۔ جو کوئی باغ میں جاتا تھا اُسے کاٹنے دوڑتا۔ حضورؐ کو جو اس نے دیکھا سامنے آ کر سجدہ کیا اور حضورؐ نے اس کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ وہ اونٹ حضورؐ کی برکت سے نہایت غریب ، ور سیدھا ہو گیا

معجزہ :- ایک دن بہت سے اصحابؓ و انصارؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ ایک بکریوں کے گلّے کے قریب پہنچے تو بکریوں نے حضورؐ کو سجدہ کیا۔ شعر

سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ	حیوانِ بیاباں ہوئے مسلمانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک اعرابی نے حضورؐ سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو تو معجزہ دکھاؤ۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا فلاں درخت کو بُلاؤ۔ اعرابی نے درخت کے قریب جا کر کہا کہ تجھے وہ شخص بُلاتے ہیں۔ وہ درخت اپنی جگہ سے آ کر بولا اَلسَّلامُ عَلیکم یا رسُول اللہ۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی حیران ہو گیا اور کہا کہ اچھا اب اسے اپنی جگہ واپس بھیج دیجئے حضورؐ نے فرمایا کہ اے درخت اپنی جگہ چلا جا۔ یہ سُن کر وہ درخت جُھکا اور سجدہ کر کے اپنی جگہ جا لگا۔ سُبحان اللہ۔ شعر

سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ	اشجار بھی پہچانتے ہیں شانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک قصبہ میں حضورؐ تشریف فرما تھے وہاں کئی معجزے ظاہر ہوئے۔ ایک عجیب و غریب معجزہ یہ ہے کہ ایک عورت حضورؐ کا امتحان لینے حاضر ہوئی۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال سے کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں۔ اور عورت جس وقت حضورؐ میں پہنچی ہے تو ایک لڑکا دو مہینے کا اس کی گود میں تھا۔ وہ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ!

مادرش از خشم گفتش ہیں خمش	کیست انگند ایں شہادت را بگوش
ایں کیست آموخت اے طفلِ صغیر	کہ زبانت گشت در طفلی جریر
گفت حق آموخت وانگہ جبرئیل	در بیاں جبرئیلم من رسیل
پس رسولش گفت اے طفلِ رضیع	چیست نامت باز گو و شو مطیع
گفت نامم پیشِ حق عبدالعزیز	عبد عزا پیش ایں یکمشت حیز
من ز عزا پاک و بے زار و بری	حق آنکہ دادت ایں پیغمبری

دو ماہ کے لڑکے نے دی حضرتؐ کی گواہی	جس وقت کہ دیکھا رُخِ تابانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک روز ابوجہل چھ کنکریاں مُٹھی میں چھپا کر لایا۔ اور کہنے لگا۔ مثنوی شریف

سنگہا اندر کفِ بوجہل بود	گفت کائے احمد بگو ایں چیست زود
گر رسولی چیست در دستم نہاں	چوں خبر داری ز راز آسماں
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہاست	یا بگویند آں کہ ما حقیم و راست
گفت بوجہل آں دوم نادر تر است	گفت حق آرے ازاں قادر تر است
گفت شش پارہ حجر در دست تست	بشنو از ہر یک تو تسبیح درست
از میانِ مشت او ہر پارہ سنگ	در شہادت گفتن آمد بے درنگ
لَا اِلٰہ گفت و اِلَّا اللہ گفت	گوہرِ احمد رسول اللہ سفت
گفت نبود مثل تو ساحر دگر	ساحراں را سر توئی و تاج سر
چھ کنکروں نے صاف پڑھا کلمۂ طیب	بوجہل نہ لایا مگر ایمانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک لکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا۔ جس پر جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب ممبر تیار ہو گیا تو حضورؐ اس پر تشریف لے جا کر خطبہ شروع فرماتے ہی کو تھے کہ

مثنوی شریف

استنِ حنانہ از ہجرِ رسولؐ	نالہ می کرد ے چو اربابِ عقول
درمیانِ مجلسِ وعظ آں چناں	کز وے آگہ گشت از پیر و جواں
در تحیر ماند اصحابِ رسولؐ	کز چہ مے نالد ستوں با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم در فراقت گشت خون
از فراقِ تو مرا چوں سوخت جان	چوں نہ نالم بے تو اے جانِ جہاں
مسندت من بودم از من تاختی	بر سرِ ممبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند	شرقی و غربی ز تو میوہ چنند
یا دراں عالم حقت سرو ے کند	کہ تر و تازہ بمانی تا ابد
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش	بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

قطعہ

جب رونے لگا استنِ حنانہ یہ کہہ کر — اٹھتا نہیں اب صدمۂ ہجرانِ محمدؐ
چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی — اللہ وغنی خلق فراوانِ محمدؐ

معجزہ:- حضورؐ کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا موم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رات کو مکہ معظمہ کے بڑے بڑے کفار حاضر تھے اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا۔ کفار نے عرض کیا کہ حضرتؐ معجزہ دکھلایئے کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرتؐ نے اسی وقت کلمہ شریف کی انگلی اُٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ شعر

پتھر تو ہے موم ہوا مہتاب کے دو ٹکڑے — ہے ارض وسماوات میں فرمانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک مرتبہ حضورؐ جنگل کو تشریف لے جارہے تھے کہ آواز آئی یا رسول اللہ! آپ نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہرنی بندھی ہے اور شکاری پڑا سوتا ہے۔ حضورؐ وہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ کیا کہتی ہے۔ ہرنی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس شکاری نے یہاں باندھ رکھا ہے اور اس پہاڑ پر میرے بچے بھوک کے رو رہے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں تو دودھ پلا آؤں۔ حضورؐ نے اسی وقت اس ہرنی کو کھول دیا ادھر تو وہ ہرنی دُودھ پلانے گئی اور اُدھر شکاری جاگا اور پوچھا کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے گئی ہے۔ ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ ابھی دُودھ پلا کر واپس آتی ہے۔ اثنائے گفتگو میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہرنی اپنے دونوں بچے ساتھ لے کر آرہی ہے۔ شکاری نے جو دیکھا کہ ہرنی آگئی ہے حیران ہو گیا اور پڑھنے لگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس نے تمنا میں کہ حضورؐ مجھ سے خوش ہو جائیں ہرنی کو مع بچوں کے چھوڑ دیا۔ اب وہ ہرنی مع بچوں کے کودتی اچھلتی پھرتی تھی اور کہتی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ شعر

یہ رحم کہ صیاد سے ہرنی کو چھڑایا — بچے نہ ہوں کیوں اس کے ثنا خوانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک شخص ایک لڑکے کو جو اسی دن پیدا ہوا تھا حضور میں لایا۔ حضورؐ نے اس بچے سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں۔ شعر

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبی ہو — کیا شان ہے اے صلِّ علیٰ شانِ محمدؐ

معجزہ:- غزوۂ خندق میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اور ان کی بی بی نے پونے تین سیر جَو کا آٹا تیار کیا۔ جس وقت گوشت دیگ میں چڑھا دیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرامؓ کے ہمیت تشریف لے چلیں۔ حضورؐ نے باوازِ بلند پکار دیا اور تمام اہلِ خندق سے کہہ دیا کہ آج جابرؓ نے یہاں سب کی دعوت کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابرؓ سے فرمایا کہ تم چلو اور جب تک نہ پہنچوں چولھے سے دیگ نہ اُتارنا اور نہ روٹی پکانا۔ جس وقت حضورؐ تشریف لائے تھوڑا لعابِ دہن دیگ میں اور خمیر میں ڈال دیا اور حکم دے دیا کہ دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلاتے جاؤ چنانچہ حضرت جابرؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس لشکر کے تمام آدمی جو کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے سب شکم سیر ہو کر کھا گئے اور حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیگ کو دیکھا تو قسم خدا کی اسی طرح بھری ہوئی جوش مارتی تھی۔ اور آٹا جتنا تھا اسی قدر برتن میں بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا حضورؐ نے اپنی انگشتِ مبارک ایک جگہ زمین پر رکھی وہاں فوراً چشمہ جاری ہو گیا اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ شعر

غزووں میں کھلایا بھی پلایا بھی مگر پاس — جز نامِ خدا کچھ نہ تھا سامانِ محمدؐ
کُھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبرؔ — کافی ہے چھپا لینے کو دامانِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اور بے انتہا معجزے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور ومعروف ہیں یعنی مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ جنت کی حوریں دایہ بن کر آئیں۔ جسمِ اطہر کی خوشبو اور نور سے عالم معطر ومنور ہو گیا۔ ستر مبارک کبھی نہ کھلا۔ جو کُھلا تو فرشتے چھپا دیتے۔ چاند سے گہوارہ میں باتیں کیں جدھر کو ٹلی اُدھر پھر گیا۔ پسینہ وہ خوشبودار کہ ایک دُلہن کے لگایا کئی پشت تک اس کی اولاد سے خوشبو نہ گئی۔ اور اس کا گھر بیت العطار مشہور ہوا۔ جس کوچے میں نکلتے معطر ومنور ہو جاتا۔ ڈھونڈنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ کمرِ مقدس سے پٹکا نکل گیا۔ ہجرت کی رات کو کافروں کے دیکھتے ہوئے آنکھوں کے سامنے سے تشریف لے گئے کسی کو نظر نہ آئے ہمیشہ دھوپ میں بادل سایہ کئے رہتا ٭

کہیں گر دھوپ میں محبوبؐ جاتا — تو ابر آکر وہیں چھانا لگاتا

اور فرماتے ہیں۔ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں تم نہیں سُنتے۔ آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ سوتے جاگتے یکساں سُنتے تھے۔ آپ کا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندانِ مبارک سے نور جھڑتا تھا۔ ایسا کہ کھوئی چیز مل جاتی تھی۔ سبحان اللہ

ترے دنداں ہیں درِ عدنی، میرے پیارے رسولِ مدنیؐ
صدقے قامت پہ سروِ چمنی، میرے پیارے رسولِ مدنیؐ
تُو نے کعبہ میں جلوہ دکھا ... دونوں عالم کو شیدا کر ...

شان کردی عیاں ذوالمننی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

رشکِ جنّت ہے تیرا مدینہ، مُشک وعنبر سے بہتر پسینہ
ترے قد پہ فدا گُل بدنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

لاکے قرآن رنگ دی خدائی، میٹھے لفظوں کی لذّت چکھائی
شہدِ جنّت تھی شیریں سخنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

ایک عالم کو کلمہ پڑھایا، لات ٹھوکر سے اپنی گرایا
بُت خانوں میں کی بُت شکنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

خضر کا فخر دُنیا میں آیا، بھولے بھٹکوں کو رستہ دکھایا
دُور کردی غریب الوطنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

ہوا رنج والم جب زیادہ، کیا اُمّت کی بخشش کا وعدہ
نہ کی حق نے تری دل شکنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

ایک دنداں کے بدلے میں توڑے، دانت اپنے دہن میں نہ چھوڑے
تھے وہ عاشق اویسؓ قرنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

تو وہ ظلِ خدائے جہاں ہے، تیرے سایہ میں کون و مکاں ہے
کیجئے دل میں جلوہ فگنی، میرے پیارے رسولِؐ مدنی

گفتار دمائطق کے شہد وشیریں کہ عسل کی کیا اصل ہے۔ آواز وہاں پہنچی کہ جہاں بشر کی پہنچنا ناممکن۔ قریب و بعید کے لوگ آپ کا وعظ یکساں سُنتے تھے۔ سلمؓ ابن اکوع جنگِ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے کہ لوگوں نے جانا مرگئے۔ اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آپ نے دستِ مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جُڑگئی اور کھڑے ہوگئے۔ آپ نے انسؓ بن مالک کے کھاری کنوئیں میں تھوک دیا وہ میٹھا ہوگیا۔ جس بچے کے منہ میں ذرا سا لعابِ دہن ڈالا وہ دن بھر سیر رہا دُودھ نہ مانگا۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ روحی فداہ کی آنکھیں جنگِ خیبر کے روز دُکھتی تھیں۔ لعابِ دہن لگادیا شفا ہوگئی۔ وفات شریف ہونے کے ایک عرصہ بعد تک میدانِ کربلا میں سخت دُھوپ تھی اور جنگل تپ رہا تھا اور وہاں روحی فداہ حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السّلام تین روز کے پیاسے تشنگی سے بے چین تھے۔ آپ نے رونق افروز ہو کر اپنی زبانِ مبارک ان کے مُنہ میں دی۔ فوراً تسکین ہوگئی۔ مضمون حدیث ترمذی شریف اتانی اللیلۃ ربی الیٰ آخرہ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت وصفت میں آیا اور مجھے گمان گذرا کہ

سوتے میں یہ واقعہ ہوا اور میرے رب نے دریافت کیا کہ اے محمّد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کیا تو واقف ہے کہ ملاءِ اعلیٰ والے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں واقف نہیں تو میرے رب نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی سردی اپنے سینے اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمان میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا کہ اے محمّد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) واقف ہے تو کہ ملاءِ اعلیٰ والے ملائکہ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید برآں ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوبؐ اور علم طلب کر میں نے عرض کیا رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا یعنی اے رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو یہ شرف مرحمت ہوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ فعلمتُ علم الاوّلین الاٰخرین یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے مشرف کیا گیا۔ اب حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علمِ غیب کے منکروں سے پوچھئے کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ازل سے ابد تک کے تمام علوم عطا فرمائے تو علمِ غیب اور کون سے پردے کی بو ہے اور ان زمینوں اور ابد سے باہر کہاں کے حجاب میں مخفی ہے جس کا علم حضورؐ کو نہیں دیا۔ اور لیجئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ یعنی تیری ابتدا سے انتہا بہتر ہے۔ حضورؐ کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتدا سے ترقّی ہوتی چلی آئی اور آخر تک مراتب زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ارشاد کو ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے اس وقت سے اب تک کیا کیا ترقّی حضورؐ نے مرتبوں میں فرمائی ہوگی۔ خیر اللہ تعالیٰ ان منکروں کو ہدایت دے۔ شعر

پڑھو دُرود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

معجزات:- ابورافعؓ کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے ہاتھ پھیر دیا۔ ٹوٹی ہڈی جُڑ گئی۔ حارث بن انسؓ کے ایسا زخم ہوا کہ خون نہ تھمتا تھا۔ ہاتھ لگا دیا فوراً خون بند ہوگیا۔ جس نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اس کے ہاتھ میں خوشبو بس گئی۔ جس بچے کے سر پہ ہاتھ پھیر دیا اس کا سر معطر ہوگیا۔ جلی ہوئی کھجور کی گٹھلی زمین میں بوئی وہ ہرا بھرا درخت ہوگیا۔ پھل آیا۔ ایک خرمے کا درخت دستِ مبارک سے لگایا اس میں تریاق کا اثر ہوگیا۔ جس نے اسے کھایا جادو اور زہریلے اثر سے محفوظ رہا۔ حدیبیہ کی جنگ میں انگشتِ مبارک سے پانی کی نہر جاری ہوگئی اور پندرہ سو آدمی سیراب ہوگئے۔ جنگ بدر وحنین میں کنکریاں جو مٹھی میں لے کر پھینکیں وہ تلواروں کا کام کرگئیں۔ پشتِ مبارک پر مہرِ نبوّت ستارے کی طرح روشن۔ یہ شرف کسی نبی کو نہ ملا۔ جسم پاک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ آپ حیوانات کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے۔ تمام عمر آپ کو جمائی نہ آئی۔ آپ کو کبھی احتلام نہ ہوا۔ آپ کا براز کسی نے زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین نگل جاتی اور دیر تک اس زمین سے مُشک کی خوشبو آتی۔ فضلات آپ کے پاک وطاہر تھے۔ بحالتِ غسل بھی آپ کو اور مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں بے تکلف آنا جانا

ٹھہرنا جائز تھا۔ وہ خصوصیتیں جو مولائے کُل علیؑ کے ساتھ حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہیں اور کسی کو نصیب نہیں۔ روایت ترمذی عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لعلی لایحل لاحد یجنب الخ روایت ہے ابنِ سعید سے کہا کہ فرمایا حضورؐ نے حضرت علی علیہ السّلام کے واسطے کہ اے علیؑ سوائے میرے اور تیرے کسی کو جائز نہیں ہے کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد میں قدم رکھے۔ ایک روز مولائے کائنات علیہ السّلام ایک کھجور کے درخت کی جانب گزرے اس کھجور نے بآواز بلند کہا ھذا محمّد سیّد الانبیاء ھذا علی سیّد الاولیاء ابو الائمّۃ الطّاھرۃ یعنی یہ جناب قبلہ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رسولوں کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی علیہ السّلام ولیوں کے سردار اور پاک اماموں کے باپ ہیں ؂

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصّلوٰۃ کی وہ شان ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انا مدینۃ العلم وعلیؑ بابھا یعنی مَیں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس شہر کا دروازہ۔ علم سے مراد یہاں معرفتِ الٰہی ہے۔ یعنی اللہ پاک کے پہچاننے کا۔ جو اس شہر میں داخل ہوگا وہ خدا کو پہچان لے گا۔ اور اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علیؑ ہیں۔ بغیر اس دروازے کے شہر میں نہ پہنچے گا۔ مطلب یہ ہے کہ علیؑ بغیر رسولؐ اور رسولؐ بغیر خدا نہیں مل سکتا اور ارشاد ہے بقول بعض یہ حدیث موضوع ہے لحمك لحمی ودمك دمی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے شعر

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الّا المودّۃ فی القربیٰ یعنی کہہ دے محمّدؐ کہ اے مسلمانو! مَیں تم سے کارِ رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں، لیکن میرے اہلِ بیت سے محبّت کرو۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ دیگر صحابہؓ نے دریافت کیا کہ وہ اہلبیت خویش قریب کون کون ہیں۔ جن کی محبّت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ رضی اللہ عنہم ہیں (صفحہ ۲۹۵) تفسیر حسینی جلد ثانی'

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہ معرفت آلِ محمّدؐ کی چھٹکارا ہے آتشِ دوزخ سے اور آلِ محمّدؐ کی امان ہے عذاب سے۔ کتابِ شفا میں مرقوم ہے

کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ عذابِ الٰہی سے نجات پائے گا۔ ایک سچ بولنا دُوسرے محبّت آلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ؂

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

ہیں چودہ طبق تیری تجلّا سے منوّر
ذرے ہیں ترے نُور کے سورج بھی قمر بھی
بغداد میں مکّے میں مدینے میں نجف میں
ہیں تیرے ہی جلوے نظر اُٹھتی ہے جدھر بھی

اور تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے تواتر ساتھ ذکر صلوٰۃ آل کے بعد صلوٰۃ النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حتّیٰ کہ اس پر اجماع ہوگیا ہے درُود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا ؂

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

بے انتہا آلِ پاک کے فضائل ہیں۔ اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات حضرت علیؑ مشکل کشا کرم اللہ وجہہٗ کے نام نامی اور اسمِ گرامی نے تو وہ مقبولیتِ عامہ پائی ہے۔ ہر قوم، ہر فرقے، ہر مذہب میں دُھوم ہے۔ کوئی مشکلکشا کے نام پر دوتے پر دونے بھرتا ہے۔ کوئی اڑی بھیڑ میں نیاز بولتا ہے۔ پٹا بازوں میں ہو ہو نعرہ حیدری یا حسینؑ کا شور ہے۔ کشتی میں، اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے۔ لڑائی میں یا علیؑ مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے پہلوان بچھڑتے وقت یہی نام لیکر ارجمند ہوتے ہیں۔ کوچہ بکوچہ بچے بچے کی زبان پر یا علیؑ یا علیؑ ہے۔ فقیروں کی صدائیں یا علیؑ یا علیؑ ہر گلی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ شعر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جنگ میں جو علیؑ علیؑ کر کے چڑھتے ہیں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علیؑ کر کھلی کے گیت ہیں۔ کوئی حیدر کرار غیر فرار کے ڈنکے بجاتا ہے۔ کوئی لَا فتیٰ اِلّا علی لَا سَیْفَ اِلَّا ذوالفقار کی عظمت کے علم اُٹھاتا ہے۔ رسُول مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حقیقی نائبِ یہی ہیں۔ ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں کہ کیا ہیں۔ کہیں شیرِ خدا کہیں حاجت روا کسی کے مشکل کشا کسی کی کشتی کے ناخدا کسی مذہب کے خدا ہیں۔ میری تحقیق اور تجربے میں ابتدائے آفرینش سے آج تک ہزاروں خوبیوں کے ساتھ تمام کائنات میں جیسا قبولیتِ عام کا سہرا باندھ کر اس دولھا کا نام نکلا ہے کسی ولی اللہ کا نام نہ نکلا ؂

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بروحِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو — درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

اے بادشاہِ لافتےٰ مولیٰ علی مشکل کشا — ہمرازِ محبوبِ خدا مولا علی مشکل کشا
کیا اصفیا کیا اذکیا کیا اتقیا کیا اولیاء — ہے سب کا تم سے سلسلہ مولیٰ علی مشکل کشا
شاہ زمن کعبہ وطن اژدر فگن خیبر شکن — صد مرحبا صد مرحبا مولیٰ علی مشکل کشا
کیا شان ہے شانِ نبیؐ کیا آن ہے آنِ نبیؐ — کیا نام ہے نامِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا
نورِ صمد شیرِ احد ماہِ شرف شیرِ نجف — ابرِ کرم بحرِ سخا مولیٰ علی مشکل کشا
تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے — ٹھیرے نصیری کے خدا مولیٰ علی مشکل کشا
اس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کئے — میری طرف بھی دیکھنا مولیٰ علی مشکل کشا
رد ہو گئی اس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا — مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولیٰ علی مشکل کشا
کب تک صعوبت میں رہوں کب تک یہ رنج و غم سہوں — آخر تو ہوں میں آپ کا مولیٰ علی مشکل کشا
بے بس کڑی منزل میں ہوں بیکس کڑی مشکل میں ہوں — کیجئے مری امداد یا مولیٰ علی مشکل کشا
اکبر جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ — پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولیٰ علی مشکل کشا

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بردرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو — درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار میں لکھا ہے کہ حسنِ اعتقاد اہل بیت کی جناب میں لازمۂ ایمان اور رکنِ اسلام سے ہے۔ جو کوئی اس میں قصور کرے گا وہ دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اور حُسنِ اعتقاد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر ایمان لانے کی طرح اہل بیت آل رسولؐ کی محبت کا فرض جانے اور بغض و کینہ ان سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور ان کو یقیناً جنتی جانے اور جب ان کا نام لے تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے اور ان کی بزرگی اور مراتب کا معترف رہے اور ان کے دوستوں کا دوست اور دُشمنوں کا دشمن بن جائے۔ اور مناقب ان کے جو قرآن اور حدیث اور سیر سے ثابت ہوں انہیں دل سے سُنے اور سُنا دے اور تصانیف میں لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وہ امّی ہوں اور حضرتؐ کے طریقے پر چلے ہوں تعظیم سے پیش آنا چاہیئے ؛

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بردرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

ارشادِ الٰہی ہے انّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیرًا ط یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ دور کر دے۔ اے اہل بیت اور پورے طریقے سے تم کو

پاک کر دے ہر معصیت سے۔ حضرت سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ اہل بیت مراد ہے حضرت علی و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہم السلام سے ؛

روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گوشت کے سموسے بنا کر حضرتؐ کی خدمت میں لائیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے جانِ پدر علیؓ و حسنؓ و حسینؓ کو بھی بلا دو تاکہ ہم سب مل کر کھائیں۔ جب سب آگئے اور کھانا کھا لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ان چاروں نفس کو کملی میں داخل کر کے فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دُور فرما اور ان کو پاکیزہ کر۔ اسی وقت یہ آیتِ تطہیر نازل ہوئی۔ بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نماز کے وقت در فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گزر فرماتے تھے تو یہ فرماتے جاتے تھے الصّلوٰۃ انّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ؛ ۱۰ تفسیر حسینی جلد ثانی

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بردرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

معراج

سُبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا مّن المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف رات میں۔ باقی اس کی تفصیل احادیثِ صحیحہ میں مرقوم ہے کہ جس کا قدر مشترک حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبر احاد ہے اس واسطے اس کے منکر کے واسطے کفر کا خوف ہے۔ اب ہم ان شکوک و شبہات کو دفع کریں کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کیے ہیں یعنی ملحد منش معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں اور جسم سے بیت المقدس تک آنحضرتؐ کا جانا مانتے ہیں اور آگے آسمان پر روح کا جانا ثابت کرتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ معاویہ معراج کی نسبت یوں فرماتے ہیں کان رؤیا صادقۃ یعنی خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ سے یہ منقول ہے ما فقد جسم محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم لیلۃ المعراج معراج کی رات جسم مبارک آنحضرتؐ کا گم نہ ہوا۔ اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے وما جعلنا الرّؤیا التی اریناک الّا فتنۃً للنّاس یعنی جو خواب کہ اے نبی ہم نے تجھ کو دکھایا تھا اس کو لوگوں کے حق میں فتنہ بنا دیا۔ الجواب ان کی دلیل کا جواب یہ ہے اوّل تو یہ روایتیں کہ جو حضرت عائشہؓ سے منقول ہیں ان کو احادیث صحاح کے مقابلہ ہیں کہ جن میں صاف جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے صلاحیت نہیں

رکعتیں پس شاذ و نادر قرار دی جائیں گی۔ دوم اگر ان کو بہمہ وجوہ تسلیم بھی کیا جائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب میں کئی مرتبہ معراج ہوئی تھی ؎

تا عرش گئے بار۔ گئے آئے محمدؐ
بے کل رہے امت کے لئے ہائے محمدؐ

پس ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہاری ان روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم کو خواب میں معراج ہوئی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوئی۔ سوم معاویہؓ فتح مکہ میں ایک رات کے بعد ایمان لائے اور حضرتؐ کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو ان کی روایت اس معاملہ میں ان صحابہؓ کے مقابلہ میں جو اس وقت موجود تھے معتبر نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت عائشہ بھی ایک مدت کے بعد حضرتؐ کے نکاح میں آئیں یہ بھی اس وقت نہیں تھیں۔ چہارم حضرت عائشہؓ کے قول کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جسم روح سے جدا نہیں ہوا مع جسم کے روح اوپر گئی اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ خود بھی آیت ہمارے مدعا کے لئے دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرتؐ کا خواب میں آسمانوں پر تشریف لے جانا فتنہ نہیں ہو سکتا کیونکہ خواب کی باتوں کو ایسا عجیب نہیں سمجھتے کہ ان کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جاتے اور شور و غل مچاتے ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرماتا ہے۔ سو وہ ان لوگوں کے حق میں جو ضعیف الایمان ہیں فتنہ ہو گیا پس ضرور ہوا کہ رویا کے معنی اس آیت میں خواب کے نہ لئے جائیں۔ بلکہ رویت بصری مراد لی جائے نہ فقط رویا کچھ خواب ہی کے لئے مخصوص نہیں رویت سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنا ہے۔ اور ملحد لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے ہیں۔ کہ آسمان میں نہ دروازے ہیں نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں کہ جو آپ توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک کن کے ساتھ دو عالم کو ظاہر کر دیا اور اس کو اب بھی ہر طرح کی قدرت ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے۔ تو کیا مشکل ہے۔ جس صورت سے چاہا۔ الیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جسد اطہر کے تشریف لے گئے۔ کیونکہ یہ از خود رتق نہیں ہے۔ بلکہ ربو دان ہے۔ ایک یہ کہ انسان میں تزکیہ کرتے کرتے یہاں تک لطافت آجاتی ہے کہ جسم بمنزلہ اور لوگوں کی روح کے ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرتؐ کہ تمام نفوس سے کامل تر ہیں۔ آپؐ کا جسم مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا بے پھٹے ٹوٹے آسمانوں سے پار ہو جانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہو جاتا ؎

تن او کہ صافی تر از جان ماست
اگر شد بیک لحظہ آمد روا است

اور تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے اور دوسرے پٹکا بھی آپؐ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ اور انبیاء علیہم السلام کو

یہ لطافت اور درجۂ تزکیہ حاصل نہ تھا لہذا جسمانی معراج نہیں ہوئی ؎

آغاز

اربابِ خبر نے وقوعِ واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات و لطائف لکھے ہیں۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قربت کا خلعتِ خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرفِ امتیاز بخشنا منظور تھا چنانچہ عالمِ بالا کے سیر کے بارہ میں آیہ سبحان الذی اسریٰ اور قربت الٰہی کے بارہ میں نکتہ فکان قوسین او ادنیٰ اور دیدار جمال ذوالجلال کے ثبوت میں کنایہ مازاغ البصر وما طغیٰ اور رموز و اسرارِ الٰہی کی گواہی میں رمز فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ اور ادراک انوار لامتناہی کی شہادت میں اشارہ ولقد رأیٰ من اٰیات ربہ الکبریٰ دلیل ناطق اور برہان ہے۔ ایک یہ جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونوں میں بحث ہوئی۔ ہر ایک نے اپنی بڑائی کی دلیل لائی۔ آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا ہوں والسماء رفعھا زمین نے کہا میں بسط رکھتی ہوں۔ وجعل الارض بساطا

نظم

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ و خورشیدِ درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گُل ہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمیں سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمیں ہنس کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اُٹھ کر مری تجھ کو گھٹا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو

فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نگہت ہے

فلک بولا مرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر بیل بوٹے پھول پھل ہوں گے

فلک بولا ستاروں سے مزیّن میرا سینہ ہے
زمیں بولی کہ مجھ پر طُور ہے مکّہ مدینہ ہے

فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرشِ علیٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے

فلک بولا ستاروں کا مری منزل میں لشکر ہے
زمیں بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سُن کر آسمان نے کہا میں قلعہ ہوں فلک جائے محل عرش رفیع مکان کرسی وسیع بام جبرئیلؑ و میکائیلؑ مسکن اسرافیلؑ و عزرائیلؑ صومعہ عیسیٰ مریمؑ مقام لوح و قلم مدرسۂ ادریس بیت المعمور تقدیس پھر تو خاک نمناک شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال باین حال رہی لیکن جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ اے فلک دیکھ اب اس سلطانِ دو جہاں نبی آخر الزّماں کے قدم پاک مجھ پر آئے ہیں۔ کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے دو جہاں بنائے ہیں۔ اب کہہ کہ میں بڑی ہوں یا تو؟ اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھے؟

مجھ پہ پیدا ہوئے محبوبِ خدا یا تجھ پر
مجھ پہ ہیں فخرِ دو عالم کے قدم یا تجھ پہ

اب میں ہوں رحمتِ عالم سے سرافراز کہ تُو
اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تُو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الٰہی میں دُعا کرنے لگا کہ یا ربّ العالمین اس خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ ملا۔ اب میں اس شرافت سے خالی ہوں اگرچہ لاکھ طرح ظاہر میں زمین سے عالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دُعا قبول فرمائی اور آنحضرتؐ کو معراج میں طلب کرکے آسمانوں کو بھی شرف بخشا تو یہ رات عجیب رات ہے۔ اس رات کی کیا بات ہے۔ اللہ پاک کی رحمتوں کا بے حد نزول ہے ہر کسی کو نقد مدّعا وصول ہے۔ دونوں جہاں میں شانِ کرم کا نُور ہے۔ طبقاتِ زمین و آسمان میں نُور ہی نُور ہے آج نیرنگی کا دولہا بیرنگی کی دولھن سے ہم آغوش ہے۔ خلوت خانۂ توحید میں فرحت و انبساط کا جوش ہے جس محبوب پر وادیٔ ایمن میں ہزاروں پردے تھے آج بے نقاب ہے۔ وہ معشوق جس کی ادنےٰ جھلک نے

حضرت موسیٰؑ کو بے ہوش کیا تھا۔ اس رات بے حجاب ہے طالب سے مطلوب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں۔ غنچہائے وصل اس طرح چٹک چٹک کر کھلتے تھے۔ تضمین بر غزل حضرت بیان خلد آشیاں :-

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا

سُرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا

بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہِ دُوسرا

تجھ پہ اللہ ہے یوسفؑ پہ زلیخا شیدا
کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِ خدا

اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

سبحان اللہ کیا رات ہے۔ اللہ اللہ کیا بات ہے یصلّون علی النبیؐ کی ہر طرف دھوم ہے۔ بارش الطاف و کرم علی العموم ہے۔ خدا کو چاہت، چاہت کو نبوّت، نبوّت کو امّت، امّت کو شفاعت، شفاعت کو رحمت، رحمت کو جنّت، جنّت کو عشرت، عشرت کو حور و غلمان مبارکباد دے رہے ہیں۔ نبیؐ سے وصلت، وصلت سے خلوت، خلوت سے جلوت، جلوت سے راحت، راحت سے فرحت، فرحت سے لذّت، لذّت سے ملاءِ اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ الٰہ العالمین آج کیا بات ہے جو دونوں جہاں نورٌ علیٰ نور ہو رہے ہیں :

قصیدہ معراج شریف

دونوں عالم میں ہیں نورٌ علیٰ نُور کیوں، کیسی رونق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرّت ہے کس کی ملاقات کی، عید کا دن ہے یا آج کی رات ہے

دن بھلے ہوں تو دل اس کا مجنوں رہے زلف شبگوں میں ہر روز اُلجھا رہے
اوڑھنی چاند تاروں کی اوڑھے ہوئے لیلےٰ دل ربا آج کی رات ہے

طُور چوٹی کو اپنے جھکانے لگا چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا!
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشک صبح صفا آج کی رات ہے

فرش کون و مکاں میں ہے کمخواب کا ہے یہ معنیٰ کہ سونا نہیں ہے روا
سونے والوں کو اکسیر ہے جاگنا، جاگ لو رت جگا آج کی رات ہے

اُس کی سونگھی جو بُو اس کی دیکھی ضیا دن پھرے دونوں کے اور نصیبہ پھرا
عارضِ شہؐ پہ قربان دن آج کا زلف پر مبتلا آج کی رات ہے

وہ حبیبِ خدا سیدالمرسلینؐ خاتم الانبیاء شاہِ دنیا و دیں!
بزمِ قوسین میں ہوں گے مسند نشیں جشنِ معراج کا آج کی رات ہے

طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں، لن ترانی کہاں من رآنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اس کا ثانی کہاں اس کا اک معجزہ آج کی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپؐ کو نبوت عطا ہوئی اس سے بارہویں برس ماہ رجب کی ستائیس تاریخ شبِ دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُمّہانی کے گھر باسباب ظاہر خوابِ راحت میں تھے۔

خوابِ راحت میں تھے اُمّہانی کے گھر آ کے جبرئیلؑ نے یہ سنائی خبر
چلیے چلیے شہنشاہِ والا گہر حق کو شوقِ لقا آج کی رات ہے

جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دیں، اُٹھو اُٹھو ذرا لامکاں کے مکیں
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامیںؑ روح تم پر فدا آج کی رات ہے

ہوا جبرئیل کو ارشاد ہے یہ اوج مکاں
لامکاں پر میرے محبوبؐ کو لے کر آجا

اور حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے استادہ رہیں۔ جنّت کی حوریں آراستہ و پیراستہ ہو جائیں۔ غلمان یاقوت کے طبق موتیوں سے بھر کر نثار کرنے کے لئے لائیں۔ جب تک حکم نہ ہو۔ سورج نکلنے نہ پائے اور چاند پہلے آسمان پر گردش رہے۔ عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو جائے۔ ہر جڑی بوٹی سرگرم مبارکباد رہیں۔ کوہ سے کاہ تک دل شاد رہیں۔

کوہ سے کاہ تک دل میں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوۂ طور ہو
عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو لاکھ دن سے سوا آج کی رات ہے

اور اے جبرئیلؑ تمام اولادِ بنی آدم کی قبروں میں سے عذاب موقوف ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء ہمارے محبوبؐ کی پیشوائی کے واسطے آمادہ اور مستعد رہیں۔

غزل

بُلاوا ہے شبِ معراج ہے تفصیل سے کہہ دو
کہو یوسفؑ سے عاشق ہو زلیخا کی طرح اُن پر
پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا

کہا حق نے محمدؐ سے کہے جبرئیلؑ سے کہہ دو
ہو قرباں ابروؤں پر ان کی اسمٰعیلؑ سے کہہ دو
رکھے ہاتھوں سے اپنے صورِ اسرافیلؑ سے کہہ دو

کرے سامان تشریف آوری سرورِ عالمؐ
مرا محبوبؐ آتا ہے قدم بوسی کو حاضر ہو
مرے محبوبؐ کی اُمّت اُتر کر جائے جنّت میں
دو چنداں روشنی ہو گی مرا چاند آنے والا ہے
بلاوے پر بلاوے آ رہے ہیں عرش سے اکبرؔ

نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیلؑ سے کہہ دو
کرے موقوف قبضِ روح عزرائیلؑ سے کہہ دو
بچھا دے پر صراطِ حشر پہ جبرئیلؑ سے کہہ دو
رہے روشن یہ ہر اک عرش کی قندیل سے کہہ دو
محمدؐ کو یہاں لائیں بہت تعجیل سے کہہ دو

الحاصل جبرائیل امین حکمِ خداوندی بجا لائے۔ گلزارِ جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق (از علی احمد) تلمیذ حضرت اکبرؔ

حُور کا چہرہ پری کے پر تجلّی برق کی
دستِ قدرت نے خود بنایا تھا بُراق

صفتِ براق۔ جیسا کہ معارج النبوۃ میں تحریر ہے۔ یعنی برق رفتار۔ آتش کردار۔ زہرہ جبیں زرّیں زین، سیاہ موئے، مبارک خو، جادو چشم، آہو چشم، عطار دمنظر، ثریا پیکر، دراز مژگاں، گوہر دنداں، تنگ دہن، سیمیں تن، سبک عناں تیز جولاں، خورشید طلعت، قمر ہیئت، آسماں سیر، گردوں طیر، یاقوت گردن، مصفا بدن، زمرد گوش، سراپا ہوش، تند رو، گرم رو، خجستہ پے، معطر حے، مصفا شکم، منور قدم، مرجان دم، لولو سم۔

آسمانوں سے نظر بن کے گزرنے والا
نازنیں ماہ جبیں لعبتِ چیں زینتِ دیں
حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے

سبزۂ گلشنِ فردوس پہ چرنے والا
گلبدن رشکِ چمن سیب ذقن، غنچہ دہن
اس خوشامد میں کہ سیکھوں گا ترا چال چلن

بہ ہزار ادب بیدار کر کے یہ براق جبرائیل علیہ السلام نے حضورؐ میں پیش کیا اور عرض کیا

برق سے تیز ہے یہ براق آپؐ کا
اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپؐ کا

کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپؐ کا
جلد چلنا روا آج کی رات ہے

یہ مژدہ سُن کر حضرتؐ نے طہارت کا ارادہ فرمایا۔ حکم پہنچا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوبؐ کے واسطے حوضِ کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بند قبا اور تکمۂ گریبان وا نہ ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی آبِ کوثر سے بھری ہوئی اور ایک طشتِ زمرّدیں لے کر حاضر ہوا اور زبانِ حال سے عرض کیا

بکشایند قبا تا بکشاید دلِ من
کہ کشادند کہ مرا بود ز پہلوئے تو بود

ردائے نورانی اُڑھائی نعلینِ سبز پائے مبارک میں پہنائیں۔ پٹکا یاقوتِ سرخ کا کمر سے باندھا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ میں اور حضورؐ مسجد الحرام میں تشریف لائے۔ میکائیل و اسرافیل معہ فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم

بجالائے۔ جبرائیل نے باگ پکڑی۔ میکائیل نے رکاب تھام لی۔ اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا۔ اور حضورؐ سوار ہوئے۔ اسّی ہزار فرشتے دائیں بائیں نُور کی قندیلوں میں کافور کی بتیاں روشن کئے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔ سلطانِ خوباں می رود گردش ہجوم عاشقاں چابک سواراں یک طرف مسکیں گدایاں یک طرف اس وقت عجب بہار آرہی تھی۔ جس وقت حضور کی سواری جارہی تھی۔

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی سرورِ انبیاؐ کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اٹھا آج کی رات ہے

جذبِ حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دُولھا بنا آج کی رات ہے

گھات وہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ بات جس بات میں بات ہو
رات وہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس بات کا آج کی رات ہے

کون جاتا ہے سلطانِ دنیا و دیں کس طرف عرش پر ذاتِ حق کے قریں
لینے آئے ہیں یہ کون روح الامیں کب ہے وصلِ خدا آج کی رات ہے

عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے۔

الغرض اس تزک و احتشام اور دھوم سے بیت المقدس میں سواری پہنچی۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور بے شمار فرشتے جو حضورؐ کی پیشوائی کے منتظر تھے۔ تحیت و سلام بجالائے۔ مسجدِ اقصیٰ میں حضورؐ نے شکرانہ ادا کیا۔ اور ان سب نے اقتدا کیا۔ پھر وہاں سے آنِ واحد میں پانسو برس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیت شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ بے شمار فرشتوں کو دیکھا کہ سرو قد کھڑے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں۔ حضورؐ نے یہ عبادت پسند فرمائی اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا۔ اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اس کے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دُوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ روح الامینؑ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں اسی عبادت میں مشغول ہیں کبھی اوپر نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا اور یہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں مصروف پایا۔ اور تمام

فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھا کر حضورؐ کو سلام کیا۔ پھر اسی طرح عبادت میں مشغول ہو گئے یہیں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا یارسول اللہؐ آپ بھی شفاعتِ اُمت میں کوتاہی نہ فرمائیں۔ پھر حضورؐ نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دوزانو بیٹھے ہوئے تسبیحِ الٰہی میں مشغول دیکھا۔ یہاں نماز میں قعدۂ آخری فرض ہوا۔ اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا۔ اور جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے بکمال مسرت کہا کہ شکر ہے خدائے جلیل کا کہ جس نے آپ کا جمال باکمال مجھے دکھایا اور آج وہ رتبۂ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسی کو ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے ۔

اور نبیوں کا یہ مرتبہ ہی نہیں، عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں، جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یارسول اللہؐ اس وقت رحمتِ الٰہی جوش میں ہے جو کچھ چاہو مانگ لو اور امت پر جو عبادت فرض کی جائے اس کی ادائیگی میں کوشش کیجئے۔ حضورؐ نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سُنی اور یاد رکھی۔ اسی آسمان پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نفل ادا کی اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کی آپ نے امامت کی تھی یہاں تمام فرشتوں نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضورؐ نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا۔ تو دل میں آیا۔ کاش میری امت میں بھی مثل اس کے ظاہر ہوتا۔ چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔ مسلمانو! ثابت ہوا کہ نماز وہ عطیۂ الٰہی ہے کہ پہلے آسمانوں کے فرشتے کا قیام اور دُوسرے آسمان والوں کا رکوع اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے ان تمام فرشتوں کی فضیلتیں تمہیں ہر نماز میں حاصل ہیں۔ سخت افسوس ہے ان پر جو اس سے غافل ہیں۔ یہ معراج المومنین ہے۔ پانچوں وقت نمازی کو معراج ہوتی ہے۔ مگر نماز بھی نماز کی طرح ہونی چاہیئے۔ بیگاڑی ٹکروں سے تو اور اُلٹی گلے پڑ جاتی ہے۔ بقول مولانا رومؒ

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اور جو اس کا مزا لے کر پڑھو گے تو لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹے گا۔ اس سے یہاں بھی بھلا اور وہاں بھی بھلا۔ دنیا میں عافیت و عزت، آخرت میں فرحت و جنت ۔

شعر

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی — مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی
خدمت کے لئے حوریں سکونت کے لئے خلد
کہتا ہے یہ دروازہ پہ داروغۂ جنت
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے
ظہر و سحر و عصر کو مغرب کو عشاء کو
سجدہ کا نشاں چاند سا روشن ہے جبیں پر
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں ادا پر

سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
جامے میں نہیں پھولے سماتے ہیں نمازی
ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
جاں اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی

حورانِ جناں کہتی ہیں اکبر سے کہ سرکار
لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

خیر جب حضور پانچویں آسمان پر پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سب سے مصافحہ کیا۔ پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام ملے اور معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی۔ پھر حضور ساتویں آسمان کے عجائبات و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا ؎

چو در دوستی مخلصم یافتی | عنانم ز صحبت چرا تافتی؟

جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم | فروغ تجلّی بسوزد پرم

پھر حضور نے ستر ہزار پردے نور کے طے کئے۔ یہاں تک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رفرف عرش کے قریب پہنچا کر غائب ہو گیا اور ندائیں آنے لگیں

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش بھی لے دھڑک اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہِ دنیٰ آج کی رات ہے
چاند ہالہ ہے اس روئے بے داغ کا اس کی آنکھوں میں سرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جس کی زلف دوتا آج کی رات ہے
خلوتِ خاص میں یہ حضوری ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضورؐ عرش کے قریب پہنچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ۔ اس وقت حضورؐ نے چاہا نعلین پائے مبارک سے اتاریں۔ عرش ہلنے لگا۔ حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اتارو۔ بلکہ پہنے چلے آؤ کہ عرش قرار پکڑے۔ حضورؐ نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اتار کر کوہِ طور پر آؤ۔ پس عرش کوہ طور سے کہیں زیادہ معظم اور پُرنور ہے پھر نعلین کیوں نہ اتاروں۔ خطاب آیا کہ محبوبؐ میرے موسیٰؑ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک وادیٔ مقدس کی اس کے پاؤں میں لگے تاکہ اس کو بزرگی حاصل ہو اور تجھ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم نہیں ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے عرش مجید کو بزرگی حاصل ہے۔

تو بدیں جمال و خوبی سرِ طور گر خرامی | ارنی بگوید آں کس کہ بہ گفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا تو اسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوبؐ کو بلائیں گے اور اس کی نعلین کا گوشوارہ تجھ کو عطا فرمائیں گے تب اس کو قرار ہوا۔ اور اسی وقت سے عرش بریں نعلین کا مشتاق ہے ؎

اللہ رے زینت تری اے عرشِ معلےٰ | جھومر ہے ترا کفش کفِ پائے محمدؐ
سب نبیوں کے سر پر تو ہوا عرش کا پایہ | اور عرش کی چوٹی پہ کفِ پائے محمدؐ

پھر ارشاد الٰہی ہوا کہ محبوب آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا دولہا دکھلائیں اور مکان عالی شان دکھایا شہ نشین پر پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خود حضور پُرنور کی شبیہ جلوہ افروز ہے سبحان اللہ

ہے ایک مکاں اور ایک مکیں تو اور نہیں ہاں میں اور نہیں
پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقیں تو اور نہیں میں اور نہیں
اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا پہچان لیا پہچان لیا
بس دھوکہ نہ دے او پردہ نشیں تو اور نہیں میں اور نہیں۔

اے عاشقانِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام غور ہے کہ اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ اگر یونہی ارشاد ہوتا کہ تم ساری سلطنت کے دولہا ہو تو وہ بات نہ ہوتی کہ اوّل یوں شوق دلایا جائے۔ پھر شبیہ دکھائی جائے۔ اللہ اللہ

تضمین بر اشعار حضرت بیان خلد آشیان

ہوئی عرشِ اعظم پہ جس دم رسائی | نہ تھا کچھ بجز جلوۂ کبریائی

جلالِ الٰہی سے ہیبت جو چھائی
رُکے شہ تو پردے سے آواز آئی
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

شبِ معراج میں کیا لطف تھا اللہ غنی
دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے دی کنجی
خود کہا خالقِ اکبر نے کہ اے پیارے نبی ﷺ
وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنزِ مخفی
کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

متصل عرش کے جب وہ شہ بطحا گزرا
دھوم تھی چاروں طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
پہنچا محبوب ﷺ تو مشاطۂ رحمت نے کہا
خلوتِ راز میں اے ناز کے پالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

گلِ خوبی ہے تو اور گلشنِ وحدت ہے یہاں
مایۂ ناز ہے تو آیۂ الفت ہے یہاں
جس کی صورت ہے تو اس حسن کی سیرت ہے یہاں
رنگِ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں
اے گلِ گلشنِ لولاک لما کے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

خلوتِ راز سے پھر عرش پہ آواز آئی
اے مرے لاڈلے اے ہاشمی مطلبی
میرے محبوب خوش اسلوب رسولِ عربی
ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی
اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوہ
آ بھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا
بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلین آجا
لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا
تو ہمارا ترے ہم چاہنے والے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

وہ نورِ الٰہی یہ نورِ پیمبر ﷺ
جو دیکھا کہ ہے سب حسینوں سے بہتر
یہ صلِّ علیٰ اور وہ اللہ اکبر
کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں آجا
جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

انہیں عرش تک لے گئی ہوشمندی
خودی سے گزر کر ملی خودپسندی
ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
یہ کتنی تھی معراجِ شہ کی بلندی
کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھر یاں جو چاہو سو لو ہے
دیا میں نے تجھ کو مرے پاس جو ہے
سجی مسندِ عرش آرام گہ ہے
پرے کیا کہوں عالم گو مگو ہے
خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرشِ علیٰ پر گئے چپکے چپکے
کہا حق نے اقرار دے چپکے چپکے
جو رازِ دلی تھے کہے چپکے چپکے
مزا نورِ مخفی کا لے چپکے چپکے
گھڑی نیک ہے اس میں کھٹکا نہیں ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا
ہمیشہ نہیں باغِ عالم میں رہنا
پہن لو نبی ﷺ کی محبت کا گہنا
چلو وادئ عشق میں پا برہنہ
وہ جنگل ہے یہ جس میں کانٹا نہیں ہے

سوا نیزے پر ہو گیا مہر درخشاں
یہاں نفسی نفسی میں ہیں مرد اور زن
یہ ہنگامۂ حشر ہے قہر افگن
قیامت میں دُوں کس طرح چھوڑ دامن
کہ اس بھیڑ میں کوئی میرا نہیں ہے

فرماتے ہیں جناب خواجۂ دو عالم صلعم کہ دیکھا میں نے عرش کے قریب پہنچ کر ایک امرِ عظیم کہ زبانیں اس کا وصف نہ کر سکیں اور اسی حالتِ ذوق و شوق میں کہ میرا رونگٹا رونگٹا محو لقائے کبریا تھا۔ ایک قطرہ عرشِ بریں سے میری زبان پر گرا جو کمال شیریں اور سفید تھا۔ اس وقت مجھ کو علمِ اوّلین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہو گیا۔ اس وقت میرے پروردگار نے مجھ کو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سنا تھا کسی گوش بشر نے۔ مؤلّف

عرش سے ایک قطرہ زباں پر گرا علم ہر شے کا اس وقت مجھ کو ہوا
پھر تو دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا گو مگو ماجرا آج کی رات ہے
جس مکاں پر فرشتوں کے جلتے ہیں پر اس میں راز و نیاز بشیر و بشر
ناز و انداز ادھر اُدن منی ادھر ہر ادا میں ادا آج کی رات ہے

پھر کہا حق نے جلوہ مرا دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے

تو نہ مجھ سے الگ میں نہ تجھ سے جدا تجھ سے جو مل چکا ہے وہ مجھ سے ملا
اور جو تجھ سے گیا ہے وہ مجھ سے گیا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے

اس وقت رحمتِ الٰہی اپنے جوہر دکھا رہی تھی تو حضورؐ نے بھی شفاعت کے دفتر کھول دیئے۔

اس طرف رحمتِ حق کے جوہر کھلے اس طرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہہ دیا دیکھیے ہیں فیض کے در کھلے مانگ جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ الٰہی امتِ عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ ربّ العالمین امتِ عاصی کی بخشش۔ فرمایا ستر ہزار اور بخشے اب اور مانگ کیا مانگتا ہے تو

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخش دے میرے مالک تو غفار ہے
تجھکو آساں ہے سب مجکو دشوار ہے فکر روزِ جزا آج کی رات ہے

پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبیؐ تو مرا چاند ہے اور تارے نبی
ایسا گھبرا نہ اے میرے پیارے نبیؐ ایسی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار جناب باری سے یہی خطاب ہوا کہ حبیبؐ میرے اور کیا چاہتا ہے اور ہر بار حضورؐ نے یہی عرض کیا کہ یا غفور الرّحیم امتِ گنہگار کی نجات۔ فرمان ہوا کہ محبوبؐ میرے کب تک امتِ عاصی کی مغفرت طلب کرو گے۔ عرض کیا حضورؐ نے کہ یا الٰہ العالمین طلب کرنے والا میں بخشنے والا تو ہے۔ حکم ہوا محبوب میرے اگر آج ہی سب امت بخش دوں تو کل قیامت میں کیا لطف آئے گا اے پیارے

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی ہو گی تیری شفاعت پہ رحمت مری
بخش دوں گا قیامت میں امت تری تجھ سے وعدہ مرا آج کی رات ہے

تجھ سے بندہ مرا گر کوئی پھر گیا طبقۂ نارِ دوزخ میں وہ گر گیا
اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ میرا مدعا آج کی رات ہے

حضورِ پُرنور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں ان کلموں کے کہنے کا حکم فرمایا التحیات للّٰہ والصلوٰت والطیبات جب یہ تعریف عرض کی گئی تو خطاب ہوا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اس وقت بھی حضورؐ نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے

جواب میں عرض کیا السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین ط

ہائے اکبر ہے گنہگاروں کا کس درجہ خیال
عیش میں بھی انھیں امت کی پڑی آج کی رات

پھر جس وقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ رتبہ اختصاص معلوم ہوا تو سب نے بالاتفاق عرض کیا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

لطف دل میں خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
ہیں مزے خوش زباں پر مناجات کے فیض کا در کھلا آج کی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیبؐ میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اس کے لئے تحفہ ضرور ہے۔ یہ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندوں کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز میں پڑھا کریں

سب نماز اور روزہ سکھا دیجیے باغِ جنت کا مژدہ سنا دیجیے
قاعدے بندگی کے بتا دیجیے میں نے جو کچھ کہا آج کی رات ہے

کہتا آخر یہاں بھی ہے آنا تمہیں ایک دن ہے مجھے منہ دکھانا تمہیں
پھر نہ سوجھے گا حیلہ بہانہ تمہیں دیکھو سمجھا دیا آج کی رات ہے

پھر حضورؐ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کو یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی جو جنابِ باری میں قبول ہوئی اور اس طرح کی دعا یہ ہے۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہٗ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہٖ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ط

پھر ہوا حکمِ رب سیرِ جنت کرو اور مکانات امت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے

دونوں عالم میں صلِّ علیٰ کا ہے غل کلمہ حق کر درِ خلد جاتے ہیں کھل
باغِ جنت میں جاتا ہے وحدت کا گل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آج کی رات ہے

آمد آمد کی جنت میں دھومیں مچیں حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں
بلبلیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

دیکھا جنّت میں جا کے ہیں نہریں رواں موتیوں کے مرصع مکلّل مکاں
ان مکانوں میں یاقوت کے سائباں بولے کیا کیا عطا آج کی رات ہے

جنت میں حضورؐ طرح طرح کی نعمتیں دیکھ کر شکرِ خدا بجا لائے اور جب تمام عجائبات و غرائب آسمانوں کے اور جنّت کے ایوانوں کے ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصدِ دل پا چکے تو

ہر مرادِ دلی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بسترہ گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے

معجزہ یہ محمدؐ کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدّیق ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدوے خدا آج کی رات ہے

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی و پرسشِ جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کر زادعا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضورؐ واپس تشریف فرمائے حرم نبوی ہوئے ہیں تو در و دیوار شجر و حجر و اصناف ملائکہ سرگرم مبارکباد تھے۔

مبارکباد

جشنِ معراج کا مبارک ہو — وصلِ ذاتِ خدا مبارک ہو
آپ کے واسطے شبِ معراج — عرشِ خلوت سرا مبارک ہو
تم کو ماہ رجب کی ستائیس — اے حبیبِ خدا مبارک ہو
لیلۃ القدر کی تجلّی ہے — رات کا دن ہوا مبارک ہو
ہر طرف ہیں درود کے تحفے — شورِ صلِّ علیٰ مبارک ہو
وعدۂ بخششِ گنہگاراں — حق نے تم سے کیا مبارک ہو
حق سے راز و نیاز کی خلوت — خاتم الانبیاء مبارک ہو
بزمِ قوسین میں رسائی آج — تم کو شاہِ دنیٰ مبارک ہو
حور و غلماں نے خلد میں شہ سے — سر جھکا کر کہا مبارک ہو
فرش پر عرش پر دو عالم میں — ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حالِ معراجِ مصطفےٰ لکھنا
اکبرِ بے نوا مبارک ہو

تضمین بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جود وجہاں کا ہے رہنما وہی شمعِ انجمنِ دنٰے
وہی سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا
وہی عرش جس کا ہے متکا ہے عروج اس کو سوئے علا
وہ حبیب احمدِ مجتبےٰ وہ نبی محمدِ مصطفےٰ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

جو قدم نبیؐ نے بڑھا دیا سر خود فلک نے جھکا دیا
جو طلب کیا وہی لا دیا کہا باغِ خلد دکھا دیا
وہ حجاب حق نے اٹھا دیا انہیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو لیا دیا وہ لیا دیا یہ نہ پوچھو آگے کہ کیا دیا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

وہ حبیبِ حق شہ نیک خو کہ یہ دین جس کا ہے چار سو
ہوئی پھر مزے کی یہ گفتگو کہ خوش ہو پیارے حبیب تو
گیا بہر سیر مقام ہو رہا کوئی پردہ نہ روبرو
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند ہے کو بکو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

ہوا عزمِ خلد حضورؐ کا کہیں فرش دیکھا بلور کا
کہیں قصرِ حوروں کے نور کا کہیں خوش ترانہ طیور کا
کہیں جام آبِ طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کہیں شور و غل یہی حور کا کہ ہے یہ پیارا ربِ غفور کا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

ہے دعائے اکبرِ خستہ تن کہ ہو پر بہار کوئی چمن
پڑھیں شیخ سعدی خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن
سجے اس چمن میں اک انجمن کہ ہوں صد جس میں شہ زمن
مری بات بھی وہاں جائے بن کہ ہوں ان کے ساتھ نغمہ زن

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

مومنو وقتِ رحمتِ رب ہے
سب کو ربِّ غفور دیتا ہے
یوں کرو عرض اے کرم والے
ہے غفور الرحیم تیرا نام
تو ہی دیر و حرم کا ہے والی
دردمندوں کے دکھ میں ساتھ ہے تو
ہے تو دکھے دلوں کا چارہ ساز
بات بگڑی ہوئی بناتا ہے
مے کدوں والے معرفت والے
بطفیلِ محمدِ عربی
بخش اکلِ حلال و صدقِ مقال
ناز ہے تجھ پہ تیرے بندوں کو
دونو عالم میں آبرو دینا
جو کہ اولاد کے ہیں خواہشمند
بھر کے پیمانہ شریعت دے
لے خبر ہم تباہ کاروں کی
ہاں دکھا دے بہار جینے کی
نزع میں راہزن نہ ہو شیطان
باپ ماں بھائی اور کل مومن
تیرے محبوبؐ کی ہیں امت میں
جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو
ہوں نہ میزانِ عدل پر ہلکے

اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے
ہے وہ داتا ضرور دیتا ہے
ہاتھ پھیلا رہے ہیں غم والے
بخشنا ہے قدیم تیرا کام
تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی
کل کا حلّالِ مشکلات ہے تو
وارثِ بے کساں غریب نواز
ناؤ ڈوبی ہوئی تراتا ہے
سب ترے عشق میں ہیں متوالے
بہرِ اصحابؓ پاک و آلِ نبیؐ
نیک خو صاف قلب پاک خیال
دے مرادیں مرادمندوں کو
اپنے بندوں کے عیب ڈھک لینا
دے خدا ان کو دختر و فرزند
اپنے محبوبؐ کی محبت دے
مغفرت کر گناہ گاروں کی
ہو زیارت ہمیں مدینے کی
نام حضرتؐ کا لے کے دے دوں جان
بخش دینا خدا جزا کے دن
شرم رکھ لیجیو قیامت میں
واں محمدؐ کا نور روشن ہو
پل سے اک پل میں پار ہوں چل کے

ہو قیامت میں قاضی الحاجات
گر محمدؐ کا ساتھ ہو جائے
یا محمدؐ میں یوں عدم کی راہ
آپ کے نام پر میں مر جاؤں
پورا یارب طفیلِ احمدؐ ہو
جس قدر حاضرینِ محفل ہوں
پھولے پھلے یہاں چمن سب کا
اے خدا صدقہ آلِ اطہرؑ کا

آلِ اطہارِ مصطفیٰؐ کا ساتھ
پھر تو بے شک نجات ہو جائے
کہتے ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
عاشقوں میں یہ نام کر جاؤں
بانیِ بزم کا جو مقصد ہو
سب کی یارب دعائیں حاصل ہوں
وہاں جنت میں ہو وطن سب کا
خاتمہ ہو بخیر اکبر کا

ربِّ سلّم علیٰ رسُول اللّٰہ
مرحبا مرحبا رسُول اللّٰہ

قطعہ تاریخ بطور تقریظ عالی جناب فضائل انتصاب مولانا مولوی

محمد خلیل الدین صاحب حافظ رئیس و آنریری مجسٹریٹ

اے جزاک اللہ اکبر واہ واہ — کیا لکھی روداد میلادِ حضورؐ
ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے — ایک ہی روداد میلادِ حضورؐ
سچے سچے واقعہ کی شرح ہے — واقعی روداد میلادِ حضورؐ
ایسی دلچسپ آج تک دیکھی نہ تھی — کوئی بھی روداد میلادِ حضورؐ
آپ کے حصے میں ہی روزِ ازل — آگئی روداد میلادِ حضورؐ
آپ کی تالیف کی صد آفریں — جمع کی روداد میلادِ حضورؐ
آپ کے حق میں سند ہے مستند — عفو کی روداد میلادِ حضورؐ
دونو آنکھوں نے کئے دو صاد جب — دیکھ لی روداد میلادِ حضورؐ
کھول کر سینہ جو کھولی یہ کتاب — کھل گئی روداد میلادِ حضورؐ
راہ پہ آئے جو پڑھ لے ایک بار — مدعی روداد میلادِ حضورؐ

غنچۂ دل کھل گیا جب یہ سنا چھپ گئی رودادِ میلادِ حضورؐ
بزم میں ایمان تازہ ہو گیا جب سنی رودادِ میلادِ حضورؐ
دوہری خوبی کہ تم نے خود لکھی خود پڑھی رودادِ میلادِ حضورؐ

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع
اب چھپی رودادِ میلادِ حضورؐ

سنہ ۱۳۳۷ھ

اکثر شعراء حضرت اکبر وارثی کے دیوانوں کا جواب لکھ رہے ہیں۔ یہ ان کا جواب ہے

لکھ چکے ہیں شیخ سعدی کی گلستاں کا جواب ہوں مرے کذاب بھی ختمِ رسولاں کا جواب
کاذبوں سے کب ہوا الہامِ سبحاں کا جواب اب سخنور لکھتے ہیں اکبر کے دیواں کا جواب

جیسے لکھا تھا کسی کافر نے قرآں کا جواب

تمت

اضافۂ جدیدہ نعتیہ کلام

وہ میرا ماہ اگر بے نقاب ہو جائے تو مہر رشک سے زیرِ سحاب ہو جائے
جو چشم آپ کی رحمت مآب ہو جائے عذابِ سخت بھی ہو تو ثواب ہو جائے
خدا کے پیاروں میں اس کا شمار ہو جس پر نگاہِ لطفِ رسالت مآبؐ ہو جائے
ہو مات موتیا موتی سے جسم پر ان کے عرق سے غرقِ خجالت گلاب ہو جائے
خدا کا اور خدائی کا ہے وہی محبوبؐ کہ سب حسینوں میں وہ انتخاب ہو جائے
ہے طولِ حسرت و ارمان بھی مراقصّہ اگر لکھوں تو وہ پوری کتاب ہو جائے
وہاں بلایئے یا ایسا دل عطا کیجے کہ جس کو درد اٹھانے کی تاب ہو جائے

گنہ کے خوف سے اتنا تو ڈریئے اے اکبر
کہ ایک جرم سے فردِ حساب ہو جائے

نعتِ دیگر

سنائے کون ہے طاقت کسے سنانے کی شہیدِ عشق ہے سرخی مرے فسانے کی
مچی جو دھوم زمانے میں ان کے آنے کی ہوا بدل گئی دم بھر میں کل زمانے کی
ہیں جھکتے شمس و قمر اس لئے ادب سے ادھر زمیں ہے عرشِ محمدؐ کے آستانے کی
رواں دواں رہے جبرئیل عرش سے تا فرش یہ آن بان تھی خدمت میں آنے جانے کی
وفائیں کرتے تھے کیا کیا جفاؤں کے بدلے یہ عادتیں تھیں محمدؐ کے کل گھرانے کی
ادھر سے ظلم ادھر سے دعائیں کیا کہنا عجب تھی شان یہ اسلام کے بڑھانے کی
ادھر لعابِ دہن چشم کور تک پہنچا تھی منتظر ہی ادھر روشنی لگانے کی
اٹھائے دستِ دعا اس طرف جو بارش کو تھی رحمتوں کو ادھر جستجو بہانے کی
جھکے گی قبر پہ بارش تو رحمتوں کی گھٹا درود خواں کو نہیں فکر شامیانے کی
تری کتاب ہے وہ جس کے پڑھنے والوں کو ہو ایک حرف کے بدلے میں دس عطا نیکی
اسے بھی کھول دو تالا ہے بند طالع کا تمہارے ہاتھ میں کنجی ہے ہر خزانے کی
خمار اتر نہیں سکتا مرا قیامت تک پئے ہوئے ہوں میں ایسے شرابخانے کی
یہ دو ہی دھن ہیں خدا و نبیؐ کو اے اکبر اسے تو بخشنے کی اس کو بخشوانے کی

دیگر

دل وہی دل ہے کہ جو تیرا تمنائی ہے
اس لئے ہیں مری نظریں ترے جلووں پہ نثار
ذرہ نور کہ جس نور کے نزدیک کبھی
پیچھے آنا ہے ترا ختم نبوت کی دلیل
کھل کے مرجھائے بہت پھول جہاں میں لیکن
تیرے دنداں بھی اجالا ہیں اندھیرے گھر کا
اس کو ارشاد ہے اتممت علیکم نعمت
اس کے صدقے میں مجھے اپنا دکھا دے دربار
رات دن جاگنے والے ترے صدقے ماں باپ
نعمتیں بانٹنے والے ہو ادھر چشم کرم
یہ دعا ہے کہ محمدؐ کا ہو لب پر کلمہ

آنکھ وہ آنکھ ہے جو تیری تماشائی ہے
میری آنکھوں میں ترے نور کی بینائی ہے
نہ جمائی ہے نہ سایہ ہے نہ انگڑائی ہے
سایہ کا ساتھ نہ ہونا تری یکتائی ہے
اس چمن میں جو تم آئے تو بہار آئی ہے
سوئی بی عائشہؓ کی کھوئی ہوئی پائی ہے
کون ایسا ہے کہ جس نے یہ سند پائی ہے
جس نے تیرے درِ دولت کی قسم کھائی ہے
میری قسمت بھی جگا دے بڑی نیند آئی ہے
خالی جانا بڑی بدنامی ہے رسوائی ہے
جب تک اکبرؔ میں ذرا طاقتِ گویائی ہے

دیگر

نور تاریکی میں پایا اس سے ہر گمراہ نے
مٹ گئی جس کی خودی خود وہ خدا سے مل گیا
عرش و کرسی، مہر و ماہ ارض و فلک لوح و قلم
نعمتِ کونین دے دے کر بنایا مرحبا
ڈوبتے تیرے ہیں پھرتے آشنا اس بحر میں
جس کو عاشق کر دیا سمجھو کہ کامل کر دیا
لیلیٰ و شیریں نہ اکبرؔ قیس کو فرہاد کو

کفر عالمگیر توڑا ضرب الا اللہ نے
دے دیا لطفِ بقا ذوقِ فنا فی اللہ نے
سب محمدؐ کے لئے پیدا کئے اللہ نے
کل فقیروں کو غنی میرے رسول اللہ نے
کیسے کیسے غوطے کھلوائے ہیں اس کی چاہ نے
شوقِ الا اللہ نے ذوقِ فنا فی اللہ نے
تجھ کو رسوا کر دیا عشقِ رسول اللہ نے

دیگر

ثانی حیدر کا دو عالم کے بیاباں میں نہیں
ضو محمدؐ کے کفِ پا میں ہے جیسی ایسی
حسن کنعان کے کیا ختم نمکِ دنیا کو
لے کر ارداح شہیدوں کی اجل نہ یہ کہا

کوئی شیر ایسا شجاعت کے بھی میداں میں نہیں
وہ تاباں نہیں مہر درخشاں میں نہیں
کل سینوں کی دکانوں کے نمکداں میں نہیں
ہم نہ وہ پھول جنت میں جو گلستاں میں نہیں

نور میں رنگ میں خوشبو میں پھبن میں تم سا
شمر نے ظلم کیے آل نبیؐ پر کیا کیا
تیری رحمت کے بھروسے پہ کئے خوب گناہ

ایک بھی پھول دو عالم کے گلستاں میں نہیں
رحم کا نام ہی اس دشمنِ ایماں میں نہیں
کچھ کمی اکبرؔ ناچیز کے عصیاں میں نہیں

دیگر

کیا صبا تو نے مدینہ کی ہوا کھائی ہے
اس کی قسمت ہے نصیب اس کا ہے تقدیر اس کی
پنجگانہ ہے دو عالم میں اذانوں کی پکار
حسنِ یوسفؑ کی ملاحت ہے مسلم لیکن
بدلہ ایذاؤں کا آزاروں کا تکلیفوں کا
دیکھ وہ آئے شفاعت کا اٹھا کر بیڑا
دیکھ کر چاند کو تاروں میں گزرتا ہے خیال
میرے عصیاں کا ہے کتنا ہی گراں بار پہاڑ
ہوتی جاتی ہے جو ہر نقشِ قدم پر صدقے
قبر تاریک ہے اے ماہِ مدینہ آجا
ہو مبارک یہ عمامہ کا عطیہ اکبرؔ

اتنی کیوں جھومتی ہے کس لئے اترائی ہے
جس نے اس روضۂ رضواں کی ہوا کھائی ہے
کس شہنشاہ کے نام کی شہنشاہی ہے
نہ ملاحت نہ یہ رونق نہ یہ رعنائی ہے
خاکساری ہے تحمل ہے شکیبائی ہے
اب تو اے امتِ عاصی تری بن آئی ہے
تیرے اصحاب میں یہ انجمن آرائی ہے
آگے رحمت کے مگر رائی کی چوتھائی ہے
یہ میری عاجزی ہے میری جبیں سائی ہے
کوئی مونس ہے نہ غمخوار ہے تنہائی ہے
خوب مداحی کی حضرتؐ سے سند پائی ہے

دیگر

اس جہاں میں روشنی کی جس کے مہر و ماہ نے
دونوں عالم میں کوئی محبوبؐ کا ثانی نہیں
دونوں عالم کو دکھا دی اپنی صورت کی بہار
چلنے والا اس شریعت پر بھٹک سکتا نہیں
چاہنے والا جو ہو اللہ کا تو ایسا ہو!
ہو تو اللہ اکبرؔ کا جواب نعرہ بلند

دو نو عالم کر دیئے روشن رسول اللہؐ نے
کر کے سایہ دور یہ دکھلا دیا اللہ نے
خود محمدؐ کو بنا کر آئینہ اللہ نے
رہبری اللہ تک کی تیری سیدھی راہ نے
جان کی قربان اللہ پہ ذبیح اللہ نے
آپؐ کے دل کو بنایا پاک ہے اللہ نے

تضمین بر غزل حضرت عزیز

ترے عشق نے جس کو تلوار ماری
گناہوں سے اس کو ہوئی رستگاری

گئی پار دل کے نظر کی کٹاری — نکلتی ہوئی روح تن سے پکاری

دو عالم بہ کاکل گرفتار داری — بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

شہنشاہ ہے تیرے در کا بھکاری — ترے زیرِ فرماں ہے مخلوق ساری
ہے کون و مکاں میں ترا حکم جاری — ملک تجھ پہ صدقے بشر تجھ پہ واری

دو عالم بہ کاکل گرفتار داری — بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

ہوئی جُرمِ اُلفت سے کملی جو بھاری — کہا زلف نے اس سے میں تیرے واری
تجھے بھی ہے کیا رنجِ امت کا پیاری — تو زلفوں سے کملی لپیٹ کر پکاری

دو عالم بہ کاکل گرفتار داری — بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

جو میری نہ دیکھی گئی بے قراری — شبِ تارِ ہجراں نے کی آہ و زاری
تڑپ کر محمدؐ محمدؐ پکاری — کہ رکھ اپنے گیسو میں مجھ کو بھی واری

دو عالم بہ کاکل گرفتار داری — بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

محمدؐ پہ خالق نے واللیل اُتاری — تو کالی گھٹا کو ہوا رشک بھاری
گرجنے برسنے میں تھی آہ و زاری — مجھے بھی تو لے پھانس آخر پکاری

دو عالم بہ کاکل گرفتار داری — بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

نہیں تجھ سا حامی کوئی یا محمدؐ — ہے عالم میں رحمت تری یا محمدؐ
ہے ہر غم سے دم پر بنی یا محمدؐ — ادھر بھی نظر مہر کی یا محمدؐ

ز سرتا بہ پا رحمتی یا محمدؐ — نظر جانب ہر گنہگار داری

یہ قد جس سے شرمندہ سروِ گلستاں — یہ مہرِ تجلی جس سے خورشید تاباں
یہ گیسو کہ سنبل ہے جس سے پریشاں — یہ گوش ان پہ قرباں گلِ باغِ رضواں

دو ابروئے خم ہمچو شمشیرِ عریاں — دو چشمِ فسوں سازِ عیّار داری

خدا جس کو دیتا ہے عشق و محبت — الگ کفر و ایماں سے ہے اس کی طینت
نہ کچھ خوفِ ذلت نہ پروائے عزت — ہے اللہ اکبر عجب یہ شریعت

عزیز اللہ اللہ ایں کفرِ عشقت
نہاں در تہِ خرقہ زنّار داری

تمت